TUE.28.April.2026
VOLUME: 22 NO:101
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل 28/اپریل 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 101
9/ذیقعدہ 1447ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)

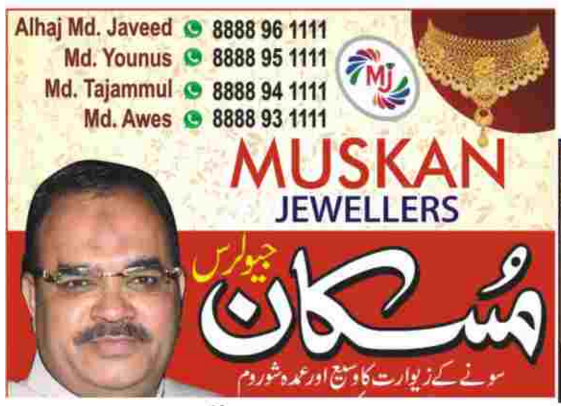

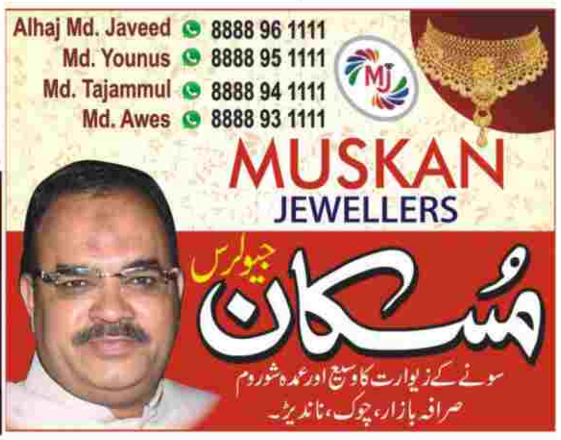

اتراکھنڈ کے ’اقلیتی تعلیمی بل‘ کے خلاف

مسلم پرسنل لا بورڈ نے اٹھائی آواز، سپریم کورٹ جانے کا عندیہ

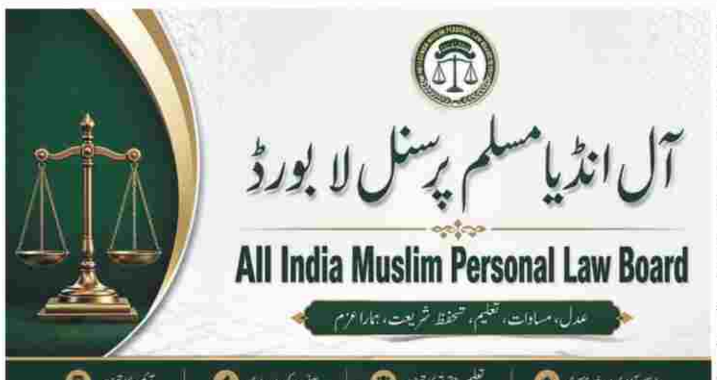

نئی دہلی: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے اتراکھنڈ حکومت کی جانب سے پیش کیے گئے ’اقلیتی تعلیمی بل 2025‘ کی سخت مخالفت کرتے ہوئے اسے آئین میں دیے گئے بنیادی حقوق کے منافی قرار دیا ہے۔ بورڈ نے واضح کیا ہے کہ اگر ضروری ہوا تو اس معاملے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا جائے گا۔ بورڈ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ ہندوستان کا آئین اپنے شہریوں کو مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔ خاص طور پر آئین کی دفعات 25 اور 26 مذہبی آزادی کو یقینی بناتی ہیں، جبکہ دفعہ 30 کے تحت مذہبی اقلیتوں کو اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور انہیں چلانے کا مکمل حق حاصل ہے۔ بورڈ نے اس بات پر زور دیا کہ مدارس نہ صرف مذہبی تعلیم کا مرکز ہیں بلکہ یہ ملک کی تہذیبی اور سماجی شناخت کے تحفظ میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ مدارس نے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد سے لے کر موجودہ دور تک معاشرے کی تعمیر و ترقی میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اس کے باوجود، کچھ حلقے سیاسی مفادات کے تحت اقلیتوں کو ان کے مذہبی تشخص سے محروم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جو ایک تشویش ناک رجحان ہے۔ بورڈ کے مطابق مدارس کو کمزور کرنے کی یہ کوشش ایک منظم حکمت عملی کا حصہ معلوم ہوتی ہے۔ بورڈ نے اتراکھنڈ حکومت کے مجوزہ قانون پر خاص اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ اس کے تحت تمام مدارس کے لیے سرکاری تعلیمی بورڈ میں رجسٹریشن لازمی قرار دیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ، حکومت کے ماتحت تعلیمی بورڈ کو یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ وہ نصاب اور مذہبی مواد کا تعین کرے، جس سے مدارس کی خودمختاری متاثر ہوگی۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے اس اقدام کو نہ صرف آئینی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا بلکہ اسے ایک سیکولر ریاست کے اصولوں کے بھی خلاف بتایا۔ بورڈ کا کہنا ہے کہ مدارس کی خودمختاری کا تحفظ مسلم سماج کی مشترکہ ذمہ داری ہے اور اس سلسلے میں ہر ممکن آئینی و قانونی قدم اٹھایا جائے گا۔ بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ اس معاملے سے متعلق کچھ درخواستیں پہلے ہی اتراکھنڈ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہیں۔ اگر ان درخواستوں کے ذریعے مناسب راحت حاصل نہیں ہوتی تو بورڈ سپریم کورٹ سے رجوع کرے گا۔ واضح رہے کہ اتراکھنڈ حکومت نے اس بل کے تحت ریاستی مدرسہ بورڈ کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور تمام مدارس کو اتراکھنڈ بورڈ یا سی بی ایس ای سے منظوری لینا لازمی قرار دیا ہے، جس پر ملک بھر میں بحث تیز ہوگئی ہے۔

کانگریس کا بی جے پی اور ترنمول کانگریس پر حملہ

ترقی اور روزگار کے مسائل

کولکتہ: مغربی بنگال میں انتخابی ماحول کے درمیان کانگریس نے ریاست میں ترقی، صنعتوں کی حالت اور روزگار کے مواقع کو لے کر بی جے پی اور ترنمول کانگریس دونوں پر سخت تنقید کی۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری اور مغربی بنگال کے انچارج غلام احمد میر نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران کہا کہ آج ریاست میں جتنی بھی فیکٹریاں اور کارخانے چل رہے ہیں، وہ کانگریس کی دین ہیں، جبکہ گزشتہ بارہ برسوں میں مرکزی حکومت نے کوئی نیا بڑا منصوبہ نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت نے مغربی بنگال کو نظرانداز کیا ہے اور ترقیاتی کاموں میں کوئی خاص دلچسپی نہیں دکھائی۔ ساتھ ہی انہوں نے ریاست کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی پر بھی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بند پڑی فیکٹریوں کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے سنجیدہ کوششیں نہیں کی گئیں، جس کے باعث صنعتی سرگرمیاں متاثر ہوئیں۔ غلام احمد میر کے مطابق اس صورتحال کا سب سے بڑا اثر نوجوانوں پر پڑا ہے، کیونکہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہیں روزگار کے لیے دوسری ریاستوں کا رخ کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ترنمول کانگریس اور بی جے پی دونوں نے مل کر ریاست کی حالت خراب کر دی ہے، جس کا خمیازہ عوام کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے موجودہ انتخابی صورتحال پر بات کرتے ہوئے کہا کہ اس بار کا انتخاب پہلے جیسا نہیں ہے۔ ان کے مطابق ریاست کا ووٹر اب بیدار ہو چکا ہے اور وہ نئی سوچ کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ غلام احمد میر نے یہ بھی کہا کہ مغربی بنگال کی تہذیب اور ثقافت کو محفوظ رکھنے میں کانگریس کا ہمیشہ اہم کردار رہا ہے اور پارٹی آج بھی اسی مشن پر کام کر رہی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کانگریس اس انتخاب میں تمام نشستوں پر اکیلے میدان میں ہے اور عوام کے سامنے ایک نئے اور سنجیدہ متبادل کے طور پر ابھر رہی ہے۔ پریس کانفرنس میں موجود اے آئی سی سی کے انچارج این ایس یو آئی کنہیا کمار نے بھی مرکز اور ریاستی حکومتوں کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی عوامی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے نمائشی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ وزیر اعظم کشتی میں سیر کرتے ہوئے یہ دیکھ رہے تھے کہ اگر حکومت بنی تو کون سی زمین اپنے قریبی افراد کو دی جائے گی۔

کنہیا کمار نے کہا کہ مغربی بنگال میں نہ نئی صنعتیں قائم ہو رہی ہیں اور نہ ہی روزگار کے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہاوڑہ کی بیشتر فیکٹریوں پر تالے لگے ہوئے ہیں، جو ریاست کی صنعتی زبوں حالی کی علامت ہے۔ ان کے مطابق ترنمول کانگریس کی حکومت نے ریاست کے مستقبل کو نقصان پہنچایا ہے۔

لداخ میں پانچ نئے اضلاع کا اعلان، کل تعداد سات ہوئی؛ انتظامی ڈھانچے میں بڑی تبدیلی

سری نگر: لداخ کے لیفٹیننٹ گورنر (ایل جی) وی کے سکسینہ نے پیر کے روز مرکز کے زیر انتظام خطے میں پانچ نئے اضلاع کے قیام کا اعلان کیا ہے، جس کے بعد لداخ میں اضلاع کی مجموعی تعداد 7 سے بڑھ کر سات ہوگئی ہے۔ اس اعلان کو انتظامی ڈھانچے میں ایک اہم پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ سرکاری حکام کے مطابق نئے بنائے گئے اضلاع میں نُبرا، شام، چانگ تھانگ، زنسکار اور دراس شامل ہیں۔ اس سے قبل لداخ میں صرف دو اضلاع، لیہ اور کرگل، موجود تھے۔ حکومتی ذرائع کا کہنا ہے کہ اس فیصلے کا مقصد انتظامی اختیارات کو نچلی سطح تک منتقل کرنا، دور افتادہ اور سرحدی علاقوں میں ترقی کو فروغ دینا اور مقامی آبادی کی طویل عرصے سے جاری مانگوں کو پورا کرنا ہے۔ نُبرا کو اس کے جغرافیائی محل وقوع اور بلند پہاڑی علاقوں کی وجہ سے خاص اہمیت حاصل ہے، جہاں سیاحت کے فروغ کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ شام ضلع میں مقامی سطح پر حکمرانی کو مضبوط بنانے پر زور دیا جائے گا، جبکہ چانگ تھانگ میں قدیم قبائلی ثقافت کے تحفظ اور سرحدی بنیادی ڈھانچے کی بہتری کو ترجیح دی جائے گی۔ زنسکار میں سڑک رابطوں کو بہتر بنانے اور سیاحت کے فروغ پر توجہ مرکوز کی جائے گی، جبکہ دراس میں بنیادی ڈھانچے کی تعمیر اور فوجی ضروریات کو تقویت دینے پر کام کیا جائے گا، کیونکہ یہ علاقہ اپنی اسٹریٹجک اہمیت کے لیے جانا جاتا ہے۔ حکام کے مطابق اس اقدام سے نہ صرف عوام کو سرکاری خدمات تک رسائی آسان ہوگی بلکہ روزگار کے نئے مواقع بھی پیدا ہوں گے اور مجموعی طور پر ترقیاتی سرگرمیوں میں تیزی آئے گی۔ یہ فیصلہ دراصل اگست 2024 میں مرکزی وزارت داخلہ کی منظوری کے بعد لیا گیا تھا، جسے اپریل 2026 میں باضابطہ طور پر نافذ کیا گیا۔ دوسری جانب، لداخ کے نمائندہ ادارے، لیہ اپیکس باڈی اور کرگل ڈیموکریٹک الائنس، 2021 سے خطے کو ریاست کا درجہ دینے، چھٹی فہرست میں شامل کرنے، ملازمتوں کے تحفظ اور پبلک سروس کمیشن کے قیام جیسے مطالبات کو لے کر مسلسل احتجاج کر رہے ہیں۔ ان تحریکوں کی قیادت سونم وانگچک اور چیرنگ دورجے جیسے کارکنان کر رہے ہیں، جو مرکزی حکومت کے ساتھ مذاکرات میں بھی سرگرم رہے ہیں۔ گزشتہ برس ستمبر 2025 میں لداخ میں حالات اس وقت کشیدہ ہو گئے تھے جب مظاہرین اور پولیس کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ لیہ میں پولیس کی فائرنگ کے نتیجے میں چار افراد کی موت واقع ہوئی، جس کے بعد علاقے میں کرفیو نافذ کیا گیا اور متعدد افراد کو حراست میں لیا گیا۔ اس دوران سرکاری دفاتر اور گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ اسی تناظر میں حالیہ انتظامی تبدیلیوں کو ایک ایسے اقدام کے طور پر دیکھا جا رہا ہے جس کا مقصد خطے میں استحکام، ترقی اور عوامی اعتماد کو بحال کرنا ہے۔ حکومت کو امید ہے کہ نئے اضلاع کے قیام سے مقامی سطح پر مسائل کا حل تیز ہوگا اور لداخ کے مختلف علاقوں کی مخصوص ضروریات کو بہتر طور پر پورا کیا جا سکے گا۔

راجیہ سبھا: ’عآپ‘ کے 7 ارکان کے بی جے پی میں انضمام پر جئے رام رمیش کا حملہ، ای ڈی کارروائیوں پر سوال

نئی دہلی: راجیہ سبھا میں عام آدمی پارٹی کے 7 ارکان کے بھارتیہ جنتا پارٹی میں انضمام کو لے کر سیاسی درجہ حرارت میں اضافہ درج کیا جا رہا ہے۔ اس معاملے پر کانگریس کے سینئر لیڈر جئے رام رمیش نے سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے ہندوستانی جمہوریت کے لیے ایک خطرناک اشارہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ راجیہ سبھا کے چیئرمین کی جانب سے اس انضمام کو قبول کرنا کوئی حیرت کی بات نہیں، بلکہ حیرت اس بات پر ہے کہ اس میں اتنی دیر کیوں ہوئی۔ جئے رام رمیش نے اپنے بیان میں کہا کہ اب ہندوستانی جمہوریت میں ’چھوٹی چھوٹی مہربانیاں‘ ہی باقی رہ گئی ہیں۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ جن ارکان پر حال ہی تک بھارتیہ جنتا پارٹی خود بدعنوانی اور دیانتداری سے متعلق سنگین سوال اٹھا رہی تھی، آج وہی ارکان پارٹی میں شامل ہونے کے بعد قابل قبول ہو گئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ رویہ سیاسی مفاد پرستی کی واضح مثال ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کی جانب سے ان میں سے کچھ ارکان کے خلاف حالیہ دنوں میں چھاپے مارے جا رہے تھے لیکن اب اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایسی کارروائیاں رک جائیں گی۔

روس میں پوتن سے عباس عراقچی کی ملاقات، امریکہ پر سخت تنقید، مذاکرات کے امکان کا اشارہ

ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے روس کے دورے کے دوران سینٹ پیٹرزبرگ میں صدر ولادیمیر پوتن سے اہم ملاقات کی، جس کے بعد انہوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے امریکہ کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ ایران دنیا کی سب سے بڑی طاقت کے سامنے ڈٹا ہوا ہے اور امریکہ اپنے کسی بھی مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ انہوں نے کہا کہ یہی وجہ ہے کہ اب امریکہ نے خود بات چیت کی درخواست کی ہے، جس پر ایران غور کر رہا ہے۔ تاہم امریکہ کی جانب سے اس بیان پر فوری طور پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ عراقچی نے اس موقع پر روس کو ایران کا اہم دوست اور شراکت دار قرار دیتے ہوئے کریملن کا شکریہ بھی ادا کیا۔ روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے بھی اس ملاقات پر ردعمل دیتے ہوئے اسے مفید قرار دیا، جبکہ روسی میڈیا کے مطابق یہ گفتگو تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔ اس سے قبل روس نے ایران اور امریکہ کے درمیان کشیدگی کم کرنے اور جنگ کے خاتمے کے لیے ثالثی کی پیشکش بھی کی تھی۔ کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف نے واضح کیا تھا کہ روس امن معاہدے تک پہنچنے میں مدد دینے کے لیے تیار ہے۔ یہ دورہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب عباس عراقچی مختلف ممالک کے دورے پر ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے پاکستان کا دورہ کیا، جہاں وہ مختصر عرصے میں دوسری بار اسلام آباد پہنچے اور اعلیٰ قیادت سے ملاقاتیں کیں۔ اطلاعات کے مطابق انہوں نے ایک اہم دستاویز بھی پیش کی، جس میں ایران کی شرائط اور تجاویز شامل تھیں، خاص طور پر جوہری معاملات اور آبنائے ہرمز سے متعلق نکات پر زور دیا گیا تھا۔ پاکستان کے بعد عراقچی عمان گئے، جہاں انہوں نے سلطان ہیثم بن طارق سے ملاقات کی۔ اس دوران آبنائے ہرمز کی صورتحال اور علاقائی سکیورٹی پر تبادلہ خیال ہوا۔ ایران نے اس اہم سمندری راستے کی حفاظت کو عالمی مفاد قرار دیتے ہوئے علاقائی تعاون پر زور دیا۔ دوسری جانب خطے میں کشیدگی بدستور برقرار ہے۔ آبنائے ہرمز کی بندش اور امریکہ کی جانب سے ایرانی بندرگاہوں پر دباؤ کے باعث صورتحال مزید پیچیدہ ہو چکی ہے۔ ایران کے پاسداران انقلاب نے واضح کیا ہے کہ ہرمز پر کنٹرول ان کی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ ان حالات میں روس کا کردار مزید اہم ہو گیا ہے، کیونکہ وہ نہ صرف ایران کا قریبی اتحادی ہے بلکہ ممکنہ ثالث کے طور پر بھی سامنے آ رہا ہے۔ عباس عراقچی کے حالیہ بیانات سے یہ اشارہ ضرور ملا ہے کہ کشیدگی کے باوجود سفارتی راستے مکمل طور پر بند نہیں ہوئے، تاہم آگے کا راستہ اب بھی غیر یقینی نظر آتا ہے۔

’حکومت نصف آبادی کو اس کا حق نہیں دینا چاہتی‘، خواتین ریزرویشن پر مدھیہ پردیش کانگریس کا سخت حملہ

بھوپال: پیر کو کانگریس قانون ساز پارٹی کی میٹنگ میں عوامی مفاد کے مسائل اٹھانے اور ایوان کے لیے اہم موضوعات کو حتمی شکل دینے کی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی تمام 230 سیٹوں پر خواتین ریزرویشن نافذ کرنے کے بیان کانگریس لیڈران نے اپنی حمایت کا اعادہ کیا۔ مدھیہ پردیش کانگریس کے صدر جیتو پٹواری کی موجودگی میں حزب اختلاف کے قائد امنگ سنگھار کی رہائش پر یہ میٹنگ ہوئی۔ اس میں کانگریس اراکین اسمبلی پھول سنگھ بریا، جھوما سولنکی، نارائن سنگھ پٹا، سنجے اوئیکے، دنیش جین باس، چنداسنگھ گور، بابو جنڈیل اور سچن یادو بھی شامل ہوئے۔ کانگریس رکن اسمبلی پھول سنگھ بریا نے آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی حکومت صرف یہ دکھانا چاہتی ہے کہ وہ خواتین کی خیر خواہ ہے، لیکن حقیقت بالکل اس کے برعکس ہے۔ بی جے پی خواتین کی ہمدرد نہیں ہے۔ خواتین کو جس تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ہے وہ حکمران جماعت کی ہی دی ہوئی ہے۔ اسے معافی مانگنی چاہیے تھی، لیکن اس کے بجائے وہ حقِ تشہیر میں مصروف ہے۔ رکن اسمبلی بابو جنڈیل نے کہا کہ ہماری میٹنگ کا ایجنڈا تھا کہ ہم حکمران جماعت کو جواب دیں گے۔ خواتین کو لوک سبھا اور اسمبلی میں 33 فیصد ریزرویشن ملنا ہی چاہیے۔ دنیش جین باس نے کہا کہ 2023 میں ’ناری شکتی وندن ادھینیم‘ پاس ہو چکا ہے۔ اب سیاسی پارٹیوں کو ٹکٹ کی تقسیم میں خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن کو نافذ کر دینا چاہیے، لیکن بی جے پی صرف ملک کو گمراہ کرنا چاہتی ہے۔ کانگریس رکن اسمبلی سچن یادو نے کہا کہ بی جے پی کی نیت میں کھوٹ ہے۔ خواتین ریزرویشن کا مسئلہ صرف ایک سیاسی دکھاوا ہے۔ اسمبلی کا خصوصی اجلاس بلانے کا مقصد صرف سیاسی فائدہ حاصل کرنا ہے۔ حکومت کی نیت اور سوچ میں بہت فرق ہے۔ حکومت ملک کی نصف آبادی کو ان کے حقوق دینے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ کانگریس رکن اسمبلی چنداسنگھ گور نے کہا کہ بی جے پی حکومت خواتین مخالف ہے۔ وہ نہیں چاہتی ہے کہ خواتین کو ریزرویشن ملے۔ سنجے اوئیکے نے کہا کہ جب 2023 میں ’ناری شکتی وندن ادھینیم‘ پاس ہو چکا ہے، تب سے بی جے پی کو خواتین ریزرویشن نافذ کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ کانگریس کا مطالبہ ہے کہ موجودہ صورتحال کے مطابق ہی خواتین ریزرویشن نافذ کیا جانا چاہیے۔

گرمی بڑھنے سے باہر نکلے سانپ! کیرالہ میں گھروں تک پہنچا خطرہ، کاٹنے کے واقعات میں اضافہ

ترواننت پورم: کیرالہ میں تیزی سے بڑھتی ہوئی گرمی نے ایک نیا خطرہ پیدا کر دیا ہے، جہاں سانپ کے کاٹنے کے واقعات میں نمایاں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ ریاست کے مختلف اضلاع سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق اب یہ مسئلہ صرف دیہی علاقوں تک محدود نہیں رہا بلکہ شہری آبادی بھی اس کی زد میں آ رہی ہے، جس سے عوامی سطح پر تشویش میں اضافہ ہو گیا ہے۔ ماضی میں سانپ کے کاٹنے کے واقعات کو عموماً ایک محدود اور دیہی نوعیت کا خطرہ سمجھا جاتا تھا لیکن حالیہ دنوں میں یہ رجحان بدلتا دکھائی دے رہا ہے۔ ریاست کے مختلف حصوں میں، مختلف عمر کے افراد اس سے متاثر ہو رہے ہیں اور کئی واقعات گھروں کے اندر بھی پیش آئے ہیں، جس نے لوگوں کے احساس تحفظ کو متاثر کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ایک ہی دن میں 23 افراد کو سانپ کے کاٹنے کے بعد ایمبولینس خدمات حاصل کرنی پڑیں۔

’بندر پکڑو، انعام پاؤ‘، مہاراشٹر حکومت کا اعلان بٹور رہا سرخیاں

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے ریاست میں بندروں کی بڑھتی ہوئی دھما چوکڑی کو روکنے کے لیے ایک بڑا فیصلہ لیا ہے۔ محکمۂ جنگلات کی جانب سے 22 اپریل کو جاری ایک حکم کے مطابق بندروں کو محفوظ طریقے سے پکڑنے پر 600 روپے انعام دیا جائے گا۔ حکومت کا یہ اعلان اب خوب سرخیاں بٹور رہا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ عوامی نمائندوں کے مطالبہ پر بندروں کو پکڑنے سے متعلق پرانے رقم میں اضافہ کیا گیا ہے۔ پہلے بندروں کو پکڑنے پر 300 روپے دیے جاتے تھے، جسے اب بڑھا کر دوگنا کر دیا گیا ہے۔ درحقیقت شہروں اور دیہات میں ریسس مکاک اور ہنومان لنگوروں نے شدید مسئلہ کھڑا کر رکھا ہے۔ کونکن اور مغربی مہاراشٹر کے علاقوں میں بندروں نے لوگوں کی نیندیں حرام کر دی ہیں۔ یہاں بندر نہ صرف لوگوں پر حملے کر رہے ہیں بلکہ بڑے پیمانے پر فصلوں کو بھی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق صرف رتناگیری علاقہ میں گزشتہ 2 سے 3 برسوں میں بندروں کے حملوں اور نقصان کے 5600 سے زائد واقعات سامنے آ چکے ہیں۔ بندروں کے حملوں سے عام زندگی کافی متاثر ہو رہی ہے۔ مقامی لوگ بندروں کو پکڑنے کا مطالبہ کر رہے تھے، لیکن پرانی شرح یعنی 300 روپے کے عوض کوئی بھی اپنی جان خطرے میں ڈالنے کو تیار نہیں تھا۔ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے اب بندروں کو محفوظ طریقے سے پکڑنے کی رقم بڑھا کر 600 روپے فی بندر کر دی ہے۔ امید کی جا رہی ہے کہ اب ریسکیو ٹیمیں اور مقامی لوگ زیادہ سرگرمی سے آگے آئیں گے اور بندروں کو قابو میں لانے میں مدد کریں گے۔ یہ فیصلہ فوری طور پر نافذ کر دیا گیا ہے۔ محکمۂ جنگلات نے واضح کیا ہے کہ بندروں کو پکڑنے کے دوران انہیں معمولی خراش بھی نہیں آنی چاہیے۔ بندروں کو اس مقام سے کم از کم 10 کلومیٹر دور جنگل میں چھوڑنا ہوگا جہاں سے انہیں پکڑا گیا ہو۔ اس عمل کے دوران محکمۂ جنگلات کے کسی افسر یا فاریسٹ گارڈ کی موجودگی لازمی ہوگی۔ اس کے علاوہ ثبوت کے طور پر تصاویر اور ویڈیوز محکمہ کو جمع کرانا ہوں گی، تب ہی انعام کی رقم ادا کی جائے گی۔

امریکہ-ایران کشیدگی کے درمیان ہندوستانی کمپنی کو ’لیبیا‘ میں ملا تیل-گیس کا ذخیرہ

کولمبیا: ہندوستانی حکومت کی کمپنی کو بیرون ملک ایک بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مہارتنا کمپنی آئل انڈیا لمیٹڈ کو تیل اور گیس کا نیا ذخیرہ ملا ہے۔ کمپنی نے اسٹاک ایکسچینج کو اس بارے میں معلومات فراہم کی ہیں۔ یہ ذخیرہ ایسے وقت میں کمپنی کے ہاتھ لگا ہے، جب امریکہ اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی کے باعث پوری دنیا میں توانائی کا بحران پیدا ہوا ہے۔ واضح رہے کہ مشرق وسطی میں جاری کشیدگی کے درمیان تیل کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ابھی بھی برینٹ کروڈ آئل 100 ڈالر سے اوپر برقرار ہے اور پیر کو بھی اس میں تیزی دیکھی گئی ہے۔

سپریم کورٹ سے آسارام ٹرسٹ کو راحت، گجرات میں زمین واپسی کی کارروائی پر عبوری روک

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے آسارام ٹرسٹ کو ایک اہم عبوری راحت فراہم کرتے ہوئے گجرات میں اس کی زمین واپس لینے کے معاملے میں ریاستی حکومت کی کارروائی پر روک لگا دی ہے۔ عدالت نے واضح ہدایت دی کہ احمد آباد میں واقع آشرم کی زمین اور اس سے متعلق جائیدادوں کے خلاف کسی بھی قسم کی سخت کارروائی نہ کی جائے اور موجودہ صورت حال کو برقرار رکھا جائے۔ اس معاملے کی اگلی سماعت 5 مئی کو مقرر کی گئی ہے۔ آسارام ٹرسٹ نے تقریباً 45 ہزار مربع میٹر زمین واپس لینے کے ریاستی فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ کا رخ کیا تھا۔ یہ زمین موٹیرا علاقے میں واقع ہے، جو نریندر مودی اسٹیڈیم کے قریب ہے اور جہاں سردار پٹیل اسپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کا منصوبہ بتایا جا رہا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے اپنے عبوری حکم میں کہا کہ جب تک اگلی سماعت نہیں ہو جاتی، اس وقت تک گجرات ہائی کورٹ کے 17 اپریل کے فیصلے پر بھی روک برقرار رہے گی اور زمین کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ اس سے قبل زمین خالی کرانے کے لیے جاری نوٹس کو آسارام ٹرسٹ نے گجرات ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا، تاہم سنگل جج نے اسے مسترد کر دیا تھا۔ بعد ازاں ڈویژن بنچ نے بھی ٹرسٹ کی اپیل کو خارج کرتے ہوئے ضلع انتظامیہ کے زمین واپس لینے کے حکم کو برقرار رکھا تھا۔ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ ٹرسٹ نے زمین کے الاٹمنٹ کی شرائط کی خلاف ورزی کی اور سابرمتی ندی کے علاقے میں بھی غیر قانونی قبضہ کیا گیا، جسے کسی بھی صورت میں باقاعدہ نہیں بنایا جا سکتا۔ ہائی کورٹ نے ٹرسٹ کو سپریم کورٹ جانے کے لیے مہلت دینے سے بھی انکار کر دیا تھا، کیونکہ عدالت نے شرط رکھی تھی کہ اگر ٹرسٹ زمین خالی کرنے کا حلف نامہ جمع کرائے تو ہی اسے راحت دی جا سکتی ہے، لیکن ٹرسٹ نے ایسا نہیں کیا۔ سپریم کورٹ میں سماعت کے دوران جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے نوٹس کی بنیاد پر اٹھائے گئے اقدامات پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے جاری وجہ بتاؤ نوٹس میں ضروری تفصیلات کی کمی نظر آتی ہے۔ عدالت نے اس بات پر بھی حیرت ظاہر کی کہ جب پہلے کچھ زمین کو باقاعدہ کیا جا چکا تھا تو اب اچانک اسے غیر قانونی قرار دے کر واپس لینے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ ریاستی حکومت کی جانب سے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو بتایا کہ 1980 میں ٹرسٹ کو محدود رقبہ الاٹ کیا گیا تھا، جس کے بعد اضافی زمین پر قبضہ کیا گیا اور شرائط کی خلاف ورزی ہوئی۔ دوسری جانب ٹرسٹ کے وکیل مکول روہتگی نے کارروائی کو غیر قانونی اور جانبدارانہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ٹرسٹ کے پاس پرانے اور درست دستاویزات موجود ہیں اور اسی نوعیت کے دیگر معاملات میں مختلف اداروں کو رعایت دی گئی ہے۔ فریقین کے دلائل سننے کے بعد سپریم کورٹ نے فی الحال گجرات حکومت کو کوئی سخت قدم نہ اٹھانے کا حکم دیتے ہوئے موجودہ حالت برقرار رکھنے کی ہدایت دی ہے۔ اگلی سماعت میں اس معاملے کے مختلف پہلوؤں کا مزید جائزہ لیا جائے گا، جس کے بعد آئندہ کی کارروائی طے ہوگی۔

عالمی سطح پر جاری جنگ کے درمیان ہندوستان سمیت 20 ممالک نے اپنے دفاعی اخراجات میں کیا اضافہ

نئی دہلی: اسٹاک ہوم انٹرنیشنل نے فوجی اخراجات سے متعلق ایک رپورٹ جاری کی ہے، جس کے مطابق دنیا کے 20 ممالک نے اس سال اپنے دفاعی اخراجات میں اضافہ کیا ہے۔ ان ممالک میں ہندوستان کے علاوہ پاکستان، چین، جاپان اور جرمنی نمایاں ہیں۔ اسٹاک ہوم انٹرنیشنل پیس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (ایس آئی پی آر آئی) کی رپورٹ کے مطابق 2025 میں دنیا کا مجموعی فوجی خرچ 887,2 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جو 2024 کے مقابلے 9.2 فیصد زیادہ ہے۔ یہ مسلسل 11 واں سال ہے جب دفاعی اخراجات میں اضافہ ہوا ہے۔ اب یہ خرچ عالمی مجموعی گھریلو پیداوار کا 5.2 فیصد ہو چکا ہے، جو 2009 کے بعد سب سے زیادہ ہے۔ سب سے زیادہ خرچ امریکہ، چین اور روس نے کیا۔ ان تینوں کا مجموعی خرچ 480,1 ارب ڈالر رہا، جو دنیا کے مجموعی خرچ کا 51 فیصد ہے۔

حدگاؤں میں گورکھشکوں کے پُرتشدد واقع پر سخت کارروائی کا مطالبہ

ناندیڑ/حدگاؤں، 23 اپریل: ناندیڑ ضلع کے قریب حدگاؤں میں پیش آنے والے حالیہ تشدد کے واقعے کے بعد آج دوپہر 26 اپریل کو مسلم نمائندہ کونسل کی ایک ٹیم ناندیڑ و عمرکھیڑ سے حدگاؤں پہنچی اور مقامی سماجی کارکنان و موجودہ کارپوریٹرس کے ساتھ حدگاؤں پولیس اسٹیشن پہنچ تمام ذمے داران نے اس واقعے کو سنگین اور قانون کی کھلی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے فوری اور سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے پولیس حکام سے ملاقات کر کے ملوث افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی پر زور دیا۔ الحمدللہ تمام ساتھیوں کی کوششوں کے بعد پولیس نے ملزمان کے خلاف بھارتی تعزیراتِ ہند کی دفعہ 307 (اقدام قتل) کے تحت ایف آئی آر درج کر لی ہے۔ اس دفعہ کے تحت مقدمہ درج ہونا واقعے کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے اور اس سے ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ مقامی انتظامیہ اور خصوصاً API صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ واقعے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائیں گی اور قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب اس واقعے پر عوامی تشویش بڑھ رہی ہے اور مختلف طبقات کی جانب سے انصاف کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس وفد میں مسلم نمائندہ کونسل ناندیڑ سے کونسل کے شہر صدر ایڈووکیٹ نصیر فاروقی، ریاض خطیب (سکریٹری)، سید عمران (جنرل سکریٹری)، اردھاپور کل جماعتی سے پرویز نادر، عمرکھیڑ سے شیخ رسول پٹیل (ضلع صدر APCR)※ محمد جمیل (آل انڈیا صدر SRF)، شیخ حاجی نظر الدین※ سید سکندر عرف پپو بھائی عمرکھیڑ، سید معین صاحب ناندیڑ کی جانب سے کچھ نمائندے موجود تھے۔ اسے کے علاوہ حدگاؤں سے فیروز خان احمد خان (نگر سیوک حدگاؤں)※ شیخ کلیم شیخ چاند (نگر سیوک حدگاؤں)※ مسرت پٹیل (نگر سیوک حدگاؤں) اور حدگاؤں سے سماج سیوک کے ساتھ متاثرہ ٹرک کے ڈرائیور ٹرک مالک سید واجد (کرناٹک) اور اُن کے بھائی سید مبین بھی موجود تھے۔

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
28 April 2026

ورقِ تازہ

28 April 2026

اداریہ

آؤ زبان کی سیاست کھیلیں!

مہاراشٹر کی سیاست کا ایک پرانا اور انتہائی گھناؤنا المیہ یہ ہے کہ جب بھی اقتدار کے ایوانوں میں عوامی مسائل کے حل کی صلاحیت دم توڑنے لگتی ہے، تو خستہ حال فائلوں سے لسانی عصبیت کا زہر آلود کارڈ باہر نکال لیا جاتا ہے۔ حال ہی میں ریاستی حکومت کی جانب سے آٹو رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی زبان کو لازمی قرار دینے اور بصورتِ دیگر ان کے پرمٹ (Permit) منسوخ کرنے کا جو جابرانہ فرمان جاری کیا گیا ہے، وہ کسی تہذیبی محبت یا مادری زبان کی خدمت کا نتیجہ ہرگز نہیں۔ یہ خالصتاً ایک ایسا سیاسی ہتھکنڈا ہے جس کا واحد مقصد آنے والے انتخابات سے قبل "مراٹھی مانوس" کے جذبات کو بھڑکا کر ووٹ بینک کو مستحکم کرنا ہے۔ زبان، جو دراصل دلوں کو جوڑنے اور ابلاغ کا ایک خوبصورت ذریعہ ہوتی ہے، اسے ایک بار پھر غریب مزدوروں کے معاشی قتل اور معاشرتی تقسیم کا ہتھیار بنا دیا گیا ہے۔ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ممبئی، تھانے اور مہاراشٹر کے دیگر بڑے شہروں کی معیشت کا پہیہ ان لاکھوں تارکینِ وطن مزدوروں کے خون پسینے سے چلتا ہے جو اتر پردیش، بہار اور ملک کے دیگر دور دراز علاقوں سے روزگار کی تلاش میں یہاں آتے ہیں۔ ممبئی جیسے عالمی شہر کا حسن ہی اس کا تنوع ہے، جہاں ہر زبان اور ہر خطے کا انسان اپنی محنت بیچ کر دو وقت کی روٹی کماتا ہے۔ یہ غریب ڈرائیور دن رات سڑکوں کی خاک چھان کر نہ صرف اپنے اہلِ خانہ کا پیٹ پالتے ہیں، بلکہ اس ریاست کے ٹرانسپورٹ نظام کی ریڑھ کی ہڈی بھی ہیں۔ ان محنت کشوں پر اچانک یہ شرط عائد کر دینا کہ اگر وہ روانی سے مراٹھی نہیں بول سکتے تو ان سے روزگار کا حق چھین لیا جائے گا، ایک جمہوری اور فلاحی ریاست کے ماتھے پر بدنما داغ ہے۔ ذرا ایک عام آٹو ڈرائیور کی زندگی کا تصور کیجئے۔ وہ کڑکتی دھوپ میں ٹریفک کے دھوئیں، ٹوٹی ہوئی سڑکوں، پولیس کے جرمانوں اور رکشے کی ماہانہ قسطوں (EMIs) کے بوجھ تلے پہلے ہی کچلا ہوا ہے۔ مہنگائی نے اس کی کمر توڑ رکھی ہے اور دن بھر کی مشقت کے بعد وہ بمشکل چند سو روپے گھر لے جاتا ہے۔ ایسے پسے ہوئے اور معاشی طور پر غیر محفوظ طبقے سے یہ توقع کرنا کہ وہ روزگار کے ساتھ ساتھ راتوں رات لسانیات کا ماہر بن جائے گا، ایک انتہائی ظالمانہ مذاق ہے۔ رکشہ یونینز کی جانب سے چارمئی کو دی جانے والی ہڑتال کی وارننگ دراصل کسی بغاوت کا اعلان نہیں، بلکہ اسی معاشی جبر اور ریاستی ہٹ دھرمی کے خلاف ایک بے بس طبقے کی چیخ ہے۔

اس معاملے کا سب سے افسوسناک اور شرمناک پہلو حکمران اتحاد (مہایوتی) کی وہ سیاسی ہم آہنگی ہے جو غریبوں کا روزگار چھیننے کے اس متنازعہ فیصلے پر نظر آ رہی ہے۔ ریاستی وزیرِ ٹرانسپورٹ کے اس آمرانہ فرمان کو وزیرِ اعلیٰ سے لے کر اتحادی جماعتوں کے اعلیٰ عہدیداروں تک، سب کی خاموش یا اعلانیہ تائید حاصل ہے۔ ایک طرف سب کا ساتھ، سب کا وکاس اور تنوع میں اتحاد کے کھوکھلے نعرے لگائے جاتے ہیں، اور دوسری طرف ایک غریب ڈرائیور کی زبان کی بنیاد پر اس کے بچوں کے منہ سے نوالہ چھیننے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ یہ منافقت اس بات کی غماز ہے کہ اقتدار کی کرسی بچانے کے لیے سیاسی اخلاقیات کا جنازہ نکال دیا گیا ہے۔ اس لسانی سیاست میں چھپی طبقاتی منافقت بھی عیاں ہے۔ جو سیاستدان آج آٹو ڈرائیوروں پر مراٹھی مسلط کر رہے ہیں، ان کے اپنے بچے ممبئی اور بیرونِ ملک کے مہنگے ترین انگلش میڈیم انٹرنیشنل اسکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان وزراء اور لیڈران کے گھروں میں مراٹھی زبان کتنی بولی جاتی ہے، یہ ایک کھلا راز ہے۔ اگر حکومت واقعی مراٹھی زبان کی ترویج کے لیے سنجیدہ ہے، تو اسے ان ہزاروں مراٹھی میڈیم سرکاری اسکولوں کی حالت سدھارنی چاہیے جو فنڈز اور اساتذہ کی کمی کے باعث بند ہو رہے ہیں۔ لیکن نہیں، مادری زبان سے محبت کا سارا بوجھ اور امتحان صرف اس غریب یوپی، بہار والے پر ڈال دیا گیا ہے جو روزی روٹی کے چکر میں خود اپنی مادری زبان بھول چکا ہے۔ اس سرکاری فرمان نے ان دائیں بازو کی علاقائی جماعتوں، بالخصوص مہاراشٹر نو نرمان سینا، کو بھی آکسیجن فراہم کر دی ہے جو طویل عرصے سے سیاسی تنہائی کا شکار تھیں۔ تھانے اور ممبئی کے مضافات میں غیر مراٹھی ڈرائیوروں کو دھمکانے والے بینرز، رکشوں پر زبردستی اسٹیکرز چسپاں کرنے کی مہم اور ہڑتال کرنے والوں کو سنگین نتائج بھگتنے کی کھلی دھمکیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ ریاست میں قانون کی حکمرانی دم توڑ رہی ہے۔ چوراہوں پر کھڑے ہو کر قانون ہاتھ میں لینے والے ان عناصر کو کھلی چھوٹ دینا دراصل ریاستی سرپرستی میں غنڈہ گردی کو فروغ دینے کے مترادف ہے۔ کیا محکمہ داخلہ کا کام صرف تماشا دیکھنا رہ گیا ہے؟ کیا اب سڑکوں پر سیاسی غنڈے یہ طے کریں گے کہ کون رکشہ چلائے گا اور کون نہیں؟ رکشہ یونینز کا یہ مطالبہ سو فیصد جائز اور منطقی ہے کہ کسی بھی نئی زبان کو سیکھنے کے لیے کم از کم تین سے چھ ماہ کا وقت درکار ہوتا ہے۔ نفسیات اور تعلیمی اصولوں کے مطابق، کوئی بھی انسان راتوں رات کسی نئی زبان کا ماہر نہیں بن سکتا۔ اگر حکومت واقعی یہ چاہتی ہے کہ ریاست میں کام کرنے والے افراد مقامی زبان سے واقف ہوں، تو اس کا طریقہ ڈنڈا چلانا یا پرمٹ چھیننا نہیں، بلکہ ان محنت کشوں کے لیے زبان سکھانے کے مفت اور آسان مراکز قائم کرنا ہونا چاہیے۔ زبان محبت، وسیع القلبی، مطالعے اور سماجی اختلاط سے پروان چڑھتی ہے، جبر اور دھمکیوں سے صرف نفرتیں اور دوریاں جنم لیتی ہیں۔ اگر چارمئی کو رکشہ یونینز ہڑتال پر چلی جاتی ہیں، تو اس کا سب سے زیادہ خمیازہ کسے بھگتنا پڑے گا؟ یقیناً وہ وزراء جو ایئر کنڈیشنڈ لال بتی والی گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں، انہیں اس ہڑتال سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ سڑکوں پر رلنے والا طبقہ وہی عام شہری، طالب علم، اور دفتر جانے والا کلرک ہو گا، جو روزانہ ان رکشوں میں سفر کرتا ہے۔ حکومت کی یہ ہٹ دھرمی دراصل پورے شہری نظام کو مفلوج کرنے کی ایک سوچی سمجھی سازش معلوم ہوتی ہے تاکہ اصل عوامی مسائل کو پس پشت ڈالا جا سکے۔ بنیادی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے لسانی تنازعات کی راکھ میں چنگاریاں پھینکنا ایک انتہائی سستی، بزدلانہ اور خطرناک سیاست ہے۔ مراٹھی زبان کی حقیقی خدمت یہ ہے کہ اسے روزگار اور جدید علوم سے جوڑا جائے، نہ کہ دو وقت کی روٹی کمانے والے ایک غریب رکشہ ڈرائیور کو تختہ دار پر لٹکا کر اسے زبان کی بالادستی کا نام دیا جائے۔

کشمیر میں سرحد پار سے بھائی کا آخری دیدار: 'صرف چند میٹر کا فاصلہ ہے مگر دریا کی لہروں نے ہمیں ملنے نہ دیا'

ریاض مسرور

جب انڈیا کے زیرِ انتظام کشمیر کے علاقے کیرن میں راجہ لیاقت علی خان کی وفات ہوئی تو تجہیز و تکفین سے قبل ایک بڑا مسئلہ درپیش تھا۔ کیرن کا خطہ انڈیا اور پاکستان کے درمیان چند میٹر چوڑے دریائے نیلم سے بٹا ہوا ہے۔ لیاقت کے والدین اور بہن بھائی 1990 میں مسلح شورش شروع ہوتے ہی پاکستان کے زیرِ انتظام کشمیر چلے گئے اور وہیں آباد ہو گئے تھے۔ انھیں میت دریا کے اس پار سے دکھائی گئی اور وہ جنازے میں بھی شریک نہ ہو سکے۔ کیرن کے منقسم حصوں کے درمیان دریائے نیلم ہی عبوری سرحد لائن آف کنٹرول کا حصہ ہے اور دونوں آبادیوں کے درمیان رابطے نہیں ہیں۔ کیرن سے یہ آخری دیدار راجہ لیاقت کے بہن بھائیوں نے لائن آف کنٹرول کی دوسری جانب سے کیا۔ پاکستان کے زیرِ انتظام کشمیر کے شہر مظفرآباد میں چھلہ بانڈی مہاجر کیمپ میں مقیم شگفتہ بانو نم آنکھوں کے ساتھ یہ سوال کرتی ہیں کہ 'یہ کیسی تقسیم ہے؟ میں اپنے بھائی کے ماتھے پر بوسہ بھی نہ دے سکی اور وہ دنیا سے رخصت ہو گیا۔' لیاقت خان کے بھتیجے راجہ منیم نے بی بی سی کو فون پر بتایا کہ 'مسئلہ یہ تھا کہ اُن کے بھائی بہن اس اہم گھڑی میں کس طرح اُن کا چہرہ دیکھیں اور جنازے میں شامل ہو جائیں۔ دریا کے اُس پار چاچا جی کے سبھی اقربا ماتم کر رہے تھے اور ہم نے اس طرف سے اُن کی میت کو دکھانے کے لیے چارپائی کو اونچا اُٹھایا تو اُس پار کہرام مچ گیا۔ راجہ لیاقت علی کیرن میں ایک معروف شخصیت تھے اور نائب تحصیلدار کے طور پر وہیں تعینات تھے۔ منیم کے مطابق جب ان کا خاندان ایل او سی پار چلا گیا تو وہ نوکری کی وجہ سے یہیں رُک گئے۔ 'انہیں اُمید تھی کہ حالات ٹھیک ہو جائیں تو رابطے پھر بحال ہوں گے۔ لیکن ایسا ہو نہ سکا۔' کشمیر کو انڈیا اور پاکستان کے درمیان تقسیم کرنے والی لائن آف کنٹرول دنیا کی خطرناک ترین سرحدوں میں شامل ہے۔ 740 کلومیٹر طویل اور 35 کلومیٹر چوڑی ایل او سی عام سرحدوں کی طرح نہیں ہے۔ اس سرحدی پٹی پر دونوں جانب لاکھوں لوگ رہتے ہیں۔ کیرن کی حساس ترین سرحدی پٹی میں چار ہزار لوگ آباد ہیں۔ یہاں کا ہر خاندان ایل او سی کے بیچ تقسیم ہے۔ جیسے شگفتہ بانو 1990 میں کیرن سے اپنے والد راجہ اظہار خان اور چھ بھائیوں کے ہمراہ پاکستان کے زیرِ انتظام کشمیر نقل مکانی کر کے آئی تھیں۔ مگر ان کی والدہ اور بھائی انڈیا کے زیرِ انتظام کشمیر میں ہی رہے اور یہ خاندان کبھی اکٹھا نہ ہو سکا۔ سنیچر کے روز جب راجہ لیاقت کی تدفین کی جا رہی تھی تو دریا کے دونوں جانب لوگ موجود تھے۔ سرحد پار ان کے اہل خانہ انھیں دیکھ سکتے تھے مگر چھو نہیں سکتے تھے۔ میت کو دریائے نیلم کے کنارے اس انداز میں رکھا گیا کہ دوسری طرف موجود اہلِ خانہ اسے دیکھ سکیں۔ شگفتہ بانو کہتی ہیں کہ 'میرا بھائی دنیا سے رخصت ہوا اور میں اس کے جنازے کے پاس بھی نہ بیٹھ سکی۔ نہ ماں کے گلے لگ کر رو سکی۔ چند میٹر کا فاصلہ تھا مگر دریا کی لہروں نے ہمیں ملنے نہ دیا۔' راجہ لیاقت کے بھائی نثار خان کہتے ہیں کہ 'دریا کے اس پار سے بھائی کا جنازہ آ رہا تھا اور ہم اس طرف روتے چلاتے کھڑے تھے۔ میں اپنے بھائی کو کندھا نہ دے سکا۔ نہ آخری بار چہرہ دیکھ سکا۔ ہم یہ دکھ، یہ جدائی دیکھ دیکھ کر تھک چکے ہیں۔ دنیا اس مسئلے کو حل کرے تاکہ بیٹے باپ سے، بیٹی ماں سے اور بہن بھائیوں سے مل سکیں۔' وہ کہتے ہیں کہ 'ہم بے بس تھے۔ سامنے بھائی کا جنازہ تھا اور ہم صرف اشاروں میں بات کر سکتے تھے۔ کئی سالوں سے رابطہ بھی نہیں ہوتا تھا، کبھی کبھار ہم تھوڑے وقت کے لیے بات کرتے تھے، وہ بھی محدود۔'

راجہ لیاقت علی کے ایک اور بھائی راجہ بشارت کہتے ہیں کہ 'میں چھوٹا تھا جب 1990 میں نقل مکانی کر کے میرے والد اور بہن بھائی اس طرف آئے۔ ہمارا خاندان تقسیم ہو گیا اور ہمارے درمیان کوئی رابطہ نہیں رہا۔ ہم صرف دریا کے کنارے بیٹھ کر ایک دوسرے کو دیکھتے تھے۔ جب بھائی کی وفات کا سنا تو ہم فوراً کیرن کی طرف روانہ ہوئے۔ ہمیں معلوم تھا کہ ہم جنازے میں شریک نہیں ہو سکیں گے مگر ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔' وہ بتاتے ہیں کہ جب سرحد پار جنازہ ہو رہا تھا تو 'بہنیں اس پار پتھروں پر سر مار مار کر رو رہی تھیں۔ اس پار ماں رو رہی تھی مگر اپنے بیٹوں کو گلے نہیں لگا سکتی تھی۔۔۔ کم از کم مرنے کے بعد اکٹھا ہونے کا حق تو ملنا چاہیے۔' کیرن، ٹیٹوال اور دیگر سرحدی علاقے ماضی میں ایسے خاندانوں کے غیر رسمی رابطوں کے لیے جانے جاتے رہے ہیں، خاص طور پر 2003 کی جنگ بندی کے بعد لوگ دریا کے کنارے آ کر ایک دوسرے سے بات کرتے تھے۔ تاہم گذشتہ برسوں میں یہ روابط کم ہو گئے ہیں اور 2019 میں انڈیا کی جانب سے اپنے زیرِ انتظام کشمیر کی خصوصی حیثیت کے آرٹیکل 370 کے خاتمے کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان تناؤ برقرار ہے۔ انڈیا کے زیرِ انتظام کشمیر میں راجہ لیاقت کے ایک اور رشتہ دار محمد یاسر کہتے ہیں کہ 'کچھ کراسنگ پوائنٹس تھے لیکن اس کے لیے ایل او سی پرمٹ لینا پڑتا تھا۔ حالانکہ اب یہ کراسنگ پوائنٹ بھی بند ہیں لیکن پرمٹ لینے کا عمل نہایت طویل اور پیچیدہ ہے اور اس میں طویل جانچ پڑتال ہوتی ہے۔ 'جب کسی کا انتقال ہوتا ہے تو زیادہ سے زیادہ 24 گھنٹے انتظار کیا جا سکتا ہے اور اتنی دیر میں ایل او سی پرمٹ لینا ناممکن ہے۔' یاسر کا کہنا ہے کہ کئی برس تک دونوں طرف رہنے والے رشتہ دار دریا کے اوپر رسی کے ذریعہ خطوط بھیجتے تھے۔ 'اب سوشل میڈیا کی وجہ سے رابطے ممکن تو ہیں لیکن شادی بیاہ اور کسی کے انتقال کے وقت ایک دوسرے کے غم اور خوشی میں شامل نہ ہونا ہمارے لیے ذہنی تناؤ کی وجہ بنا ہوا ہے۔ ہمارا تو وجود ہی بٹ گیا ہے۔' انڈیا اور پاکستان نے 2003 میں ایل او سی پر سیز فائر کیا تھا لیکن وقفے وقفے سے سرحدی بستیوں میں گولہ باری کا تبادلہ ہوتا رہا ہے۔ 2020 میں دونوں ملکوں نے اس معاہدے کی تجدید کی اور تب سے ان بستیوں میں سکون ہے۔ لیکن خاندانوں کی تقسیم ایک بڑا انسانی المیہ بنا ہوا ہے۔ کیرن کے رہنے والے وجاہت خان نے بی بی سی کو بتایا کہ 1990 میں 300 خاندان یہاں سے چلے گئے اور پاکستانی کنٹرول والے علاقے میں آباد ہو گئے۔ اُن سبھی خاندانوں کے بعض افراد یہیں رہ گئے۔ 'اب اگر سرحد پُرامن ہے تو جو لوگ اس لکیر (ایل او سی) کی وجہ سے بچھڑ گئے ہیں۔ حکومت ان کے درمیان رابطے کی کوئی سبیل تو نکالے۔ لیاقت صاحب کا انتقال ہوا تو ان کے بھائی بہن چند میٹر کے فاصلے پر تھے لیکن وہ جنازے میں شریک نہ ہو سکے۔' لیاقت علی خان کے بھانجے طاہر اقبال کا کہنا ہے کہ جب لوگوں نے وادی کی شورش سے بھاگنے کے لیے ایل او سی کی دوسری جانب قیام کیا تو کسی کو اندازہ نہیں تھا رابطے بند ہو سکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ 'کیرن ایک ہی خطہ ہے۔ 1949 میں سیز فائر لائن اور بعد میں لائن آف کنٹرول کہلانے والی یہ سرحد ملی ٹینسی شروع ہونے سے قبل قدرے نرم ہی تھی۔'

(بی بی سی اردو)

گلہائے ادب: اپنے رنگ و بو میں

نام کتاب: -گلہائے ادب- اپنے رنگ و بو میں- تبصرے اور تاثرات کی روشنی میں۔
مصنف: - ڈاکٹر عبدالعزیز عرفان۔ اورنگ آباد (مہاراشٹر) 431001
مبصر: - پروفیسر رفیع الدین ناصر، اورنگ آباد (مہاراشٹر) 431001

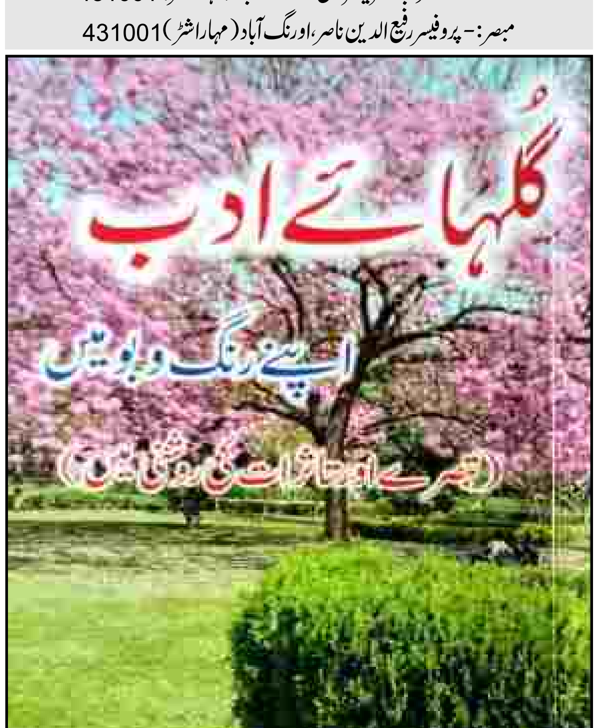

ڈاکٹر عبدالعزیز عرفان اپنی چالیس سالہ تدریسی خدمات، ادب اطفال، تانیثی ادب، افسانچہ نگاری، تراجم، تاریخ و تنقید پر مشتمل ادبی خدمات کی وجہ سے علاقائی اور قومی سطح پر اپنی شناخت بنا چکے ہیں۔ اسی وجہ سے ملک کی تمام اردو اکیڈمیوں اور دیگر اداروں نے انہیں مختلف ایوارڈس سے سرفراز کیا، قومی کونسل دہلی نے ان کے دو تحقیقی پراجیکٹس کو منظوری دی ہے جس کو انھوں نے پایۂ تکمیل تک پہنچایا- 77 سال کے نوجوان چاک و چوبند قلم کار کی حیثیت سے وہ ادبی حلقوں میں پہچانے جاتے ہیں ان کی رشحات قلم سے نکلی ہوئی تحریریں معلومات سے پر، دلچسپی اور تجسس سے بھری ہوتی ہیں۔ حال ہی میں ان کی پچاسویں کتاب بعنوان" گلہائے ادب- اپنے رنگ و بو میں" شائع ہوئی ہے۔ ڈاکٹر عبدالعزیز عرفان کی یہ کتاب ادب کا وہ گلدستہ ہے جس میں فاضل مصنف نے ادب کے مختلف رنگوں کو یکجا کر کے خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔ ٹائٹل پر بنگلور کے بوٹینکل گارڈن کے گلوں سے بھری ہوئی تصویر پہلی ہی نظر میں قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے جب قاری اس کو الٹ پلٹ کر دیکھتا ہے تو بیک کور پر ایجوکیشن ایکسپو 2023 میں ان کا معروف قلم کار کی حیثیت سے استقبال کئے جانے کی تصویر قاری کو مصنف کی گراں قدر خدمات کا احساس دلاتی ہے۔ کتاب گلہائے ادب - اپنے رنگ و بو میں، یہ ڈاکٹر عزیز عرفان کی مختلف رسائل و اخبارات و جرائد میں شائع کتابوں پر تبصروں اور قلم کاروں کی خدمات کی تحریروں پر مشتمل ہے جس میں کل بیس نثری و شعری مجموعوں پر تبصرے اور تصورات کا جامع انداز میں اظہار کیا گیا ہے، جس کے بارے میں ڈاکٹر عبدالعزیز عرفان بذات خود پیش گفتار میں رقمطراز ہیں کہ" زیر نظر کتاب میں مختلف شعراء اور ادباء کی تصانیف پر اپنے خیالات کا اظہار تبصروں، تاثرات اور پیش لفظ کی صورت میں سپرد قلم کیا ہوں۔ یہ فن پارے واقعی گلہائے ادب میں بیش بہا اضافہ کرتے ہیں- ان فنکاروں میں صاحب تصانیف اور نامور شعرا اور ادبا حضرات کی کتب کی شمولیت ہے۔" ہم جب کتاب کی ورق گردانی کرتے ہیں تو مختلف ادبی رازوں سے واقفیت ہوتی ہے۔

کتاب کے پہلے باب میں ڈاکٹر انور احمد خان (شیگاؤں) کی کتاب اشاعت اقبال پر تبصرہ ہے جس کے بارے میں ڈاکٹر عبدالعزیز عرفان نے تحریر کیا ہے کہ" زیر نظر کتاب اقبال شناسی میں ایک اہم اضافہ ہے۔" دوسرا باب مصطفی جمیل بالاپوری کی شعری مجموعہ عکس در عکس پر ہے جس کی ابتدا فاضل مصنف نے مصطفی جمیل کے اس شعر سے کی ہے

آ گیا راس مجھ کو عکس جمیل
عکس در عکس ہے سخن میرا

اسی شعر کی مناسبت سے اس کتاب کا نام رکھا گیا ہے جس کا ڈاکٹر عزیز عرفان نے مفصل تعارف کروایا ہے۔ کتاب کا اگلا حصہ ڈاکٹر نخشب مسعود (مالیگاؤں) سے منسوب ہے- ڈاکٹر نخشب مسعود کی شخصیت میں کئی قابلیتیں چھپی ہوئی ہیں اس وجہ سے ڈاکٹر عبدالعزیز عرفان نے اپنی کتاب میں ان کی شخصیت اور کتابوں کے حوالے سے دو مضامین شامل کیے ہیں جو ان کے افسانچوں اور ادب اطفال کے تعلق سے ہیں جس میں ڈاکٹر عزیز عرفان نے ان کا مفصل تعارف کروایا اور تحریری خدمات سے واقف کرایا یہ جو اردو کے محققین کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر عبدالعزیز عرفان نے اس کتاب میں ڈاکٹر عظیم راہی (اورنگ آباد) پر ان کے افسانوی مجموعہ، افسانچوں کا مجموعہ، تنقیدی مضامین اور خاکہ نگاری پر مشتمل کتابوں پر جامع تاثرات پیش کیے ہیں جس سے ڈاکٹر عظیم راہی کی ادب کی مختلف جہتوں سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ ڈاکٹر شاہدہ مناف (بلڈانہ) کے رشحات قلم کے تعلق سے دو مضامین شامل کتاب ہیں۔ جس میں ڈاکٹر عبدالعزیز عرفانؔ نے ڈاکٹر شاہدہ مناف کے تحقیقی میدان اور بچوں کی شاعری کے توسط سے انکی ادبی خدمات سے واقف کرایا ہے۔ گلہائے ادب میں ڈاکٹر شاہین فاطمہ (اورنگ آباد) کے تحقیقی مقالہ" مراٹھواڑہ اردو غزل- آزادی کے بعد" سے پر مشتمل کتاب پر جامع تبصرہ و تعارف پیش کیا، جس کی وجہ سے ڈاکٹر شاہین فاطمہ کی ادبی و تحقیقی صلاحیتوں سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ کتاب کا گہرائی سے مطالعہ کرتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالعزیز عرفان نے ملک کے مختلف گوشوں میں موجود قلم کار جن کے یہ ربط میں ہیں ان پر فراخدلانہ خامہ فرسائی کی ہے جس میں مستقیم مقیم ممبئی، ان کی کتاب نشان مستقیم (مضامین)، اقبال نذیر (مالیگاؤں) کی کتاب نشید خاک، پروفیسر ڈاکٹر سرور سروشہ نسرین قاضی کے دو کہانیوں کے مجموعے پر بہترین تاثرات پیش کیے ہیں۔ شمس الضحیٰ اسرائیل (مالیگاؤں) کی کتاب ہمارا گھر کیوں نہیں، ڈاکٹر صالحہ عابد حسنین کی کتاب اپنی اپنی صلیب، سید غلام علی بیابانی (اچلپور) کی کتاب شہادت الانوار، ڈاکٹر جاں نثار معین (حیدرآباد) کی کتاب محمد قلی قطب شاہ کے صنفی تصورات، منظوم ندیم (بالا پور) کی کتاب منظوم ندیم اور دھوپ کا درخت کے علاوہ تنویر رضا برکاتی کے سہ ماہی دارالسرور (برہانپور) پر اعلیٰ تاثرات پیش کیے ہیں۔ اسی سلسلے کے تحت ڈاکٹر عبدالعزیز عرفان نے پروفیسر رفیع الدین ناصر پر تحریر کردہ خاکہ بعنوان 'ڈاکٹر رفیع الدین ناصر- ایک ہمہ جہت شخصیت' شامل کیا جس میں انہوں نے ڈاکٹر رفیع الدین ناصر کے مختلف ادبی، تعلیمی، سائنسی، تحقیقی، صحافتی، ثقافتی، اخلاقی سرگرمیوں اور اعزازات کو مختصراً مگر جامع انداز میں پیش کیا۔

کتاب کا دوسرا حصہ" بکھرے موتی" پر مشتمل ہے جس میں مصنف نے اپنے پہلے مضمون کی اشاعت کی تفصیلات بیان کی اسی طرح بچوں کی دنیا، اردو دنیا اور سہ ماہی سلسلہ میں نے ان سے لئے گئے انٹرویو کی تفصیلات کو شامل کیا جو تمام کے تمام پڑھنے کے قابل ہیں۔ پوری کتاب مختلف ادبی گلوں سے مزیّن ہے جس کو پڑھتے وقت فاضل مصنف کے وسیع مطالعے، تحقیق اور وسیع النظری کا پتہ چلتا ہے۔ بہترین گیٹ اپ، خوبصورت سرورق پر مشتمل اس کتاب کی قیمت سو روپئے ہے جو مناسب معلوم ہوتی ہے، جس کو مصنف سے حاصل کیا جا سکتا ہے کتاب' گلہائے ادب- اپنے رنگ و بو میں' اردو ادب میں ایک بہترین اضافہ ہے جس کے لیے میں ڈاکٹر عبدالعزیز عرفان کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور توقع کرتا ہوں کہ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔

☆☆☆☆☆

ہمارے معاشرے کے دو انتہائی قابلِ توجہ موضوعات:

راہ نما:

از : مبارک کاپڑی

بے روزگار بیٹا

بے روزگاری ویسے تو ہمارے ملک کا انتہائی بڑا مسئلہ ہے البتہ یہاں کے مسلم معاشرے میں یہ انتہائی شدت کا حامل ایشو ہے۔ ہمارا نوجوان جب بے روزگار ہوتا ہے تب وہ بڑی ہی کشمکش کا شکار ہو جاتا ہے۔ ذہنی اُلجھن، تشویش، اضطراب، غرض کہ بے چینی کی ہر کیفیت سے دوچار ہو جاتا ہے جو اُسے بالآخر مایوسی یا ڈپریشن تک بھی لے جاتا ہے۔ اس ضمن میں والدین، رشتہ دار، عزیز واقارب اور دوست و احباب کے علاوہ معاشرے کے اکابرین کا رویہّ بھی اکثر مثبت نہیں ہوتا۔ اسی ضمن میں ہم آج کچھ رہنمائی کرنے والے ہیں خصوصاً بے روزگار بیٹے کی:

● ہمارے معاشرے میں اکثر لوگ اپنے زمانے سے آگے نہیں بڑھتے۔ کسی زمانے میں چوتھی/ساتویں جماعت پاس افراد بھی کوئی نہ کوئی ملازمت حاصل کر لیا کرتے تھے، اُس دَور کے چھوٹے موٹے کاروبار بھی کیا کرتے تھے۔ کوکن سے کیرالا کے کئی افراد مرچنٹ نیوی میں ملازمتیں حاصل کر آفیسر سے کپتان تک بن جاتے تھے، خلیجی ممالک میں بھی ملازمتیں حاصل کرتے تھے۔ اب حالات مختلف ہیں۔ اب تو خلیجی ممالک میں ہیلپر، ڈرائیور کی نوکری کے لیے دسویں پاس ہونا ضروری ہے۔ الیکٹریشن، اے سی مکینک کے لئے بھی نت نئی معلومات رکھنے والا آئی ٹی آئی کے بجائے ڈپلوما انجینئر کو ترجیح دی جاتی ہے۔ غرض کہ چھوٹے موٹے ٹیکنیکل جاب میں بھی جدید ٹکنالوجی کا علم رکھنے والا ہی ٹکے گا اور گلف ممالک میں اپنا ویزا حاصل کر پائے گا، یعنی ہمارا بیٹا بے روزگار اس لیے ہے کہ وہ باہُنر نہیں ہے۔

● روزگار کے محاذ پر آج ہنگامہ آرائی یہ ہے کہ ہمارے بے شمار انجینئر بھی بے روزگار ہیں۔ یہاں غلطیاں یہ ہو رہی ہیں :۔(الف) رہنمائی کے فقدان کی بناء پر ہمارے کئی طلبہ صرف انجینئرنگ ڈپلومہ کر کے اپنی تعلیم منقطع کر رہے ہیں حالانکہ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اُن نوجوانوں نے یہ طے کیا کہ وہ زندگی بھر کسی ٹیکنیکل شعبے میں ایک ہیلپر بنے رہیں گے۔ (ب) ڈِگری انجینئر بھی ملازمت سے اس لیے محروم ہے کہ اُس نے ڈگری انجینئرنگ کو ہی اپنی منزل سمجھ لیا اور معلومات میں کوئی مزید اضافہ نہیں کیا جیسے اُسے پوسٹ گریجویشن کا امتحان گیٹ تو دینا ہی چاہیے تھا۔ اس امتحان کے لئے نصاب کچھ اس طرح ہے کہ ڈگری انجینئرنگ کے چار برسوں کے مکمل نصاب کا اعادہ ہو جاتا ہے نیز اس امتحان کی کارکردگی کو ملٹی نیشنل کمپنیوں میں ملازمت کے لیے اہمیت دی جاتی ہے۔ (ج) سائنس، کامرس، فارما حتّیٰ کہ انجینئرنگ گریجویٹس کو اعلیٰ درجے کے امکانات بھی اُس وقت روشن ہو جاتے ہیں جب وہ اپنی فیلڈ سے منسلک شعبے میں ایم بی اے کا دو سالہ کورس بھی کر لیتے ہیں۔ زیادہ نالج، زیادہ خود اعتمادی، زیادہ امکانات، سیدھا سادا فارمولہ ہے اپنے کریئر میں کامیاب بننے کا۔

(د) آج لگ بھگ سارے کریئرس میں مصنوعی ذہانت ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے لہٰذا سارے نوجوان یہ سمجھ لیں کہ اُن کے کریئر میں اے آئی کیا رول ادا کر سکتا ہے اُس کی بھر پور جانکاری ہونی ضروری ہے اور ضرورت پڑنے پر اُس سے وابستہ کوئی قلیل مدتی کورس کرتے ہیں تو کریئر کے راستے روشن ہو جاتے ہیں اس سے نہ صرف اچھے روزگار مل جاتے ہیں بلکہ ترقی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

● روزگار کے سلسلے میں ہمارے یہاں ایک ڈفلی مسلسل بجائی جاتی ہے اور اُس کا نام ہے: تعصّب۔ تعصب ہوتا ہے کیونکہ دنیا میں ہر ملک میں اقلیتوں کے ساتھ تعصب ہوتا ہے۔ علاج؟ تعصب کا اندھیرا جتنا گہرا ہے، اپنی قابلیت کا اُجالا اُس سے سوا کر دو۔

● کالج / پروفیشنل انسٹی ٹیوٹ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایک مختصر دَور ایسا ہوتا ہے جس میں صرف عملی نالج حاصل کیا جائے چاہے اُس کے لیے کوئی تنخواہ/ مشاہیرہ نہ ملے۔ ہر نوجوان کو جدوجہد کے اس دَور سے گزرنا ہی پڑتا ہے۔

● ملازمت کی جدوجہد کے دَور میں گھر کے لوگوں (کم از کم والدین) کا ساتھ بے حد اہم ہوتا ہے۔ اس لئے اس دَور میں ہمارے گھروں سے یہ آوازیں نہیں آنی چاہیے: (الف) اتنا عرصہ گزرا، ابھی تک کوئی جاب مل نہیں رہا (ب) ساتھ والے کہاں سے کہاں پہنچ گئے (ج) مفت کی روٹی توڑ رہا ہے (د) ہر انٹرویو میں ناکام ہو رہا ہے (و) اتنے عرصے سے خرچ ہو چکا ہے اب بھی انٹرویو کو جاتے وقت پاکٹ منی مانگتا ہے (ہ) نوکری کا پتہ نہیں اور اس کی امّی ابھی بھی لاڈلے کی پسند کی ترکاری ہی پکاتی ہے۔

بن بیاہی بیٹی

کوئی بھی باپ اپنی بیٹی کو بدا یا رُخصت کرنا نہیں چاہتا، ماں بھی نہیں۔ مگر کرنا تو ہے کہ وہ اللہ کی امانت ہے اور اُسے صحیح جگہ پہنچانا ہے، نیز جنّت کی بشارت تو صرف بیٹی کے ماں باپ کو ہے کہ اگر انہوں نے اس کی تربیت تعلیم اور نکاح احسن طریقے سے کیا تو اُنھیں جنّت کا وعدہ ہے۔

☆ ہمارے معاشرے کو برائیوں نے کچھ اس قدر گھیر لیا ہے کہ بیٹی پیدا ہوتے ہی پورا گھر ماتم کدہ بن جاتا ہے اور پھر پورے گھر میں ایک ہی موضوع زیرِ بحث رہتا ہے: جہیز کا انتظام۔

☆ لڑکی کی تعلیم کے تعلق سے ہمارا معاشرہ ان ادوار سے گزر چکا ہے: (الف) لڑکی کے لئے صرف دینی تعلیم (ب) دینی تعلیم+ سلائی + بنائی + کتائی۔ (ج) ساتویں تک پڑھایا جائے تاکہ وہ شوہر کو خط لکھ سکے (د) لڑکیوں کی اسکول میں ایس ایس سی تک تعلیم (و) بارہویں+ مہندی کورس+ ڈی ایڈ + بیوٹیشن کورس (ہ) گریجویشن + بی ایڈ (ل) ڈاکٹر، انجینئر، آرکیٹیکٹ، مینجمنٹ، ریسرچ وغیرہ۔

☆ گذشتہ دَور سے آج کے زمانے میں بھی بیٹیوں کو اُن کے حق و فرض پر لیکچر تو دیا جاتا ہے مگر وہ بہو کیسے بنے اس پر کوئی تربیت نہیں ہوتی۔ خانہ داری میں بڑی بوڑھی یہ کہتی نظر آتی ہیں: (کوکن میں:) چاول کی روٹی اور مچھلی کا سالن بنانے آنا چاہے۔ (خاندیش میں:) مٹن کڑھائی اور پایہ (مراٹھواڑہ میں:) دم بریانی اور (وِدربھ میں:) کباب۔ البتہ نکاح کے بعد بیٹی کی زندگی کا منظر نامہ جب مکمل تبدیل ہو جاتا ہے اور سارے کردار بدل جاتے ہیں اُس وقت اُن سب سے بیٹی کو ہم آہنگ ہونے کی کوئی تربیت نہیں ہوتی۔ ہاں کچھ گھروں میں ساس سُسر کو چھوڑ کیسے دیا جائے اور شوہر کو اپنی مٹھی میں کرنے کے سارے گُر سکھائے جاتے ہیں۔

☆ بیٹی کے نکاح کے تعلق سے سب سے تکلیف دہ پہلو ہے کہ جہیز! اب مسلم معاشرے میں بھی لڑکے والوں کا ڈھکا چھپا نہیں بلکہ کھلا مطالبہ جہیز رہتا ہے کہ ہمارے ہاں جہیز کے بغیر نکاح ہو ہی نہیں سکتا۔ لڑکی کتنی ہی دیندار، پڑھی لکھی، باشعور اور امور خانہ داری سے واقف ہو مگر جب تک 'لین دین' کی بات نہیں ہوتی، رشتے کی بات آگے نہیں بڑھتی۔ کئی جگہوں پر لڑکے والے رشتے کی بات کرتے وقت بتاتے ہیں کہ اُن کے بیٹے کی پڑھائی پر کتنا خرچ آ چکا ہے۔ پھر انہیں جو جو 'آفر' آئے ہیں اُن کا ذکر بھی کھُل کر کرتے ہیں کہ ایک لڑکی والوں کی جانب سے ساؤتھ ممبئی میں دو بیڈ روم فلیٹ، دوسری کی جانب سے ان کے بیٹے کا اب تک کا تعلیم کا خرچ نیز ایک لڑکی والے تو یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ شادی کا مکمل خرچ بھی وہی کریں گے وغیرہ۔ آج اسی بناء پر ہمارے معاشرے میں ہزاروں لڑکیاں بن بیاہی بیٹھی ہیں۔

☆ لڑکی کے رشتے کے ضمن میں ہمارے معاشرے میں سب سے بڑی رُکاوٹ ہے پڑھی لکھی لڑکیوں کے لئے پڑھے لکھے لڑکے نہیں مل رہے ہیں۔ ہمارے ہاں لڑکیاں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کر رہی ہیں جب کہ لڑکے صرف خاندان کا چراغ بنے ہوئے ہیں جو اکثر ٹمٹما رہے ہیں۔ توازن بگڑتا جا رہا ہے اور کہیں کہیں مکمل گر چکا ہے۔ اس صورت میں کچھ لڑکیاں بڑا بدبخت فیصلہ کرتی ہیں سوچتی ہیں کہ ہمارے معاشرے میں اُن کے لائق دُور دُور تک کوئی لڑکا نہیں ہے اور اس طرح وہ پھر 'سرحد پار' نظریں دوڑاتی ہیں۔ ایسی ہماری لڑکیوں کو بہکانے اور بھٹکانے کے لیے زعفرانی بریگیڈ ہر طرح کے منصوبے تیار کر رہے ہیں۔ ہماری ہزاروں بیٹیاں اس طرح دین سے بھٹک رہی ہیں۔ ان سب معاملات کا عذاب ہماری قوم کے لڑکے اور اُن کے والدین کے نام ہی درج ہوگا۔ اس کی روک تھام کے لیے چند کوششیں ہو رہی ہیں مگر وہ ناکافی ہیں۔

☆ رشتے کے تعلق سے ہماری بیٹیوں کو بھی مثبت رُخ اپنانے کی ضرورت ہے۔ کہیں یہ بھی دیکھا گیا کہ لڑکی اگر ایم اے ایم ایڈ ہے تو وہ بی اے بی ایڈ سے شادی کو تیار نہیں۔ انہیں دیکھنا یہ چاہیے کہ لڑکا پڑھا لکھا، باہُنر دیندار ہو یہ کافی ہے ورنہ سوشل میڈیا میں سیلفی کی بھر مار کرنے والے 'اسمارٹ' لڑکوں کی کمی نہیں ہے۔

☆ اخبارات کے 'ضرورتِ رشتہ' کے اشتہار، آن لائن بیورو وغیرہ پر بھی تحقیق و محنت سے رشتے ہو رہے ہیں۔ والدین اس کے لیے مسلسل جدوجہد کریں تو اچھے رشتے بھی موجود ملیں گے۔

☆☆☆☆☆

روزنامہ
ورق تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
28 April 2026
3

وزیر اعظم نے ہند۔نیوزی لینڈ ایف ٹی اے کو تاریخی لمحہ قرار دیا

نئی دہلی۔ 27/اپریل۔ایم این این۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے آج ہندوستان-نیوزی لینڈ آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کو دونوں ممالک کے درمیان شراکت داری میں ایک تاریخی لمحہ قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ ترقیاتی شراکت داری میں بے مثال رفتار کا اضافہ کرے گا اور گہرے اعتماد، مشترکہ اقدار اور عزائم کی عکاسی کرتا ہے جو دونوں ممالک کو باندھتے ہیں۔وزیر اعظم نے نوٹ کیا کہ ایف ٹی اے سے کسانوں، نوجوانوں، خواتین، ایم ایس ایم ایز، کاریگروں، اسٹارٹ اپس، طلباء اور اختراع کاروں کو بہت فائدہ ہوگا۔انہوں نے مزید کہا کہ یہ ترقی کی نئی راہیں کھولے گا، مواقع پیدا کرے گا اور تمام شعبوں میں ہم آہنگی کو گہرا کرے گا۔جناب مودی نے مزید روشنی ڈالی کہ نیوزی لینڈ کی طرف سے 20 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کے وعدے سے زراعت، مینوفیکچرنگ، اختراعات اور ٹیکنا لوجی میں تعاون کو تقویت ملے گی اور دونوں ممالک کے لیے زیادہ خوشحال اور متحرک مستقبل کی راہ ہموار ہوگی۔وزیر اعظم نے ایکس پر پوسٹ کیا کی آج ہندوستان-نیوزی لینڈ کی شراکت میں ایک تاریخی لمحہ ہے! مجھے خوشی ہے کہ آج ہندوستان-نیوزی لینڈ ایف ٹی اے پر دستخط کیے گئے ہیں جو ہماری ترقیاتی شراکت داری میں بے مثال رفتار کا اضافہ کرے گا۔ یہ گہرے اعتماد، مشترکہ اقدار اور عزائم کی عکاسی کرتا ہے جو ہماری دونوں قوموں کو باندھتے ہیں۔اس معاہدے سے ہمارے کسانوں، نوجوانوں، خواتین، ایم ایس ایم ایز، کاریگروں، اسٹارٹ اپس، طلباء اور اختراع کاروں کو بہت فائدہ ہوگا۔ یہ ترقی کی نئی راہیں کھولے گا، مواقع پیدا کرے گا اور تمام شعبوں میں ہماری ہم آہنگی کو گہرا کرے گا۔نیوزی لینڈ کی جانب سے 20 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کا عزم زراعت، مینو فیکچرنگ، اختراعات اور ٹیکنالوجی میں ہمارے تعاون کو مزید مضبوط کرے گا، جس سے دونوں ممالک کے لیے مزید خوشحال اور متحرک مستقبل کی راہ ہموار ہوگی۔

جلگاؤں؛سلیمان خان موب لنچنگ معاملہ جوابدہی پر اٹھتے سوالات

جلگاؤں: ۲۷/اپریل (عقیل خان بیاولی): جامنیر میں پیش آئے سلیمان خان موب لنچنگ کیس میں 90 دن کے اندر چارج شیٹ داخل نہ کیے جانے کے باعث چار ملزمین کو حاصل ہونے والی ڈیفالٹ ضمانت نے عدالتی اور انتظامی نظام پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔اس فیصلے کے خلاف دائر عرضداشت میں ترمیم کرتے ہوئے مرکزی شکایت کنندہ فریق اور"ایکتا سنگھٹنا" کی جانب سے ہائی کورٹ میں مؤثر پیروی کی گئی۔اورنگ آباد بنچ نے 23 اپریل کو سخت رویہ اختیار کرتے ہوئے متعلقہ تین افسران جامنیر کورٹ کے اسسٹنٹ رجسٹرار، ایس آئی ٹی سربراہ اور مقامی پولیس انسپکٹر، کو نوٹس جاری کرکے جوابدہی طے کرنے کی سمت ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔عدالت کی اس فعال مداخلت کے بعد انتظامی حلقوں میں ہلچل دیکھی جا رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ جلگاؤں سیشن کورٹ میں بھی ڈیفالٹ ضمانت کی منسوخی کے لیے عرضداشت زیر سماعت ہے، تاہم تاحال کوئی ٹھوس فیصلہ سامنے نہیں آ سکا ہے۔ اس تاخیر پر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے"ایکتا سنگھٹنا" کے عہدیداران نے اسے "انصاف میں تاخیر، انصاف سے محرومی" قرار دیا ہے۔ یہ پورا معاملہ نہ صرف مقامی عدالتی عمل بلکہ پولیس اور انتظامیہ کے باہمی تال میل پر بھی سوالیہ نشان قائم کرتا ہے۔ ہائی کورٹ کی مداخلت اس امر کی واضح علامت ہے کہ اب جوابدہی کو یقینی بنانا ناگزیر ہو چکا ہے۔ یہ معلومات"ایکتا سنگھٹ" کے کوآرڈی نیٹر فاروق شیخ نے فراہم کی ہیں۔

میمونہ خاتون نے 12 ویں میں ٹاپ کرکے علاقے کا نام روشن کیا

مہراج گنج: ۲۷/اپریل (کولہوی بازار): ضلع مہراج گنج کے کولہوی بازار علاقے میں اس وقت خوشی، فخر اور مسرت کی ایک نئی فضا قائم ہو گئی جب باصلاحیت اور محنتی طالبہ میمونہ خاتون بنت مولانا ماجد علی قاسمی نے مدنی انٹر کالج میں 12 ویں جماعت کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہوئے ٹاپ پوزیشن اپنے نام کرلی۔ جیسے ہی یہ خوشخبری علاقے میں پہنچی، ہر طرف مبارکبادوں، دعاؤں اور نیک تمناؤں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔میمونہ خاتون کی یہ شاندار کامیابی محض ایک تعلیمی کارنامہ نہیں بلکہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ محنت، استقامت اور پختہ عزم کے ساتھ کوئی بھی منزل حاصل کی جاسکتی ہے۔انہوں نے نہایت محدود وسائل کے باوجود اپنی مسلسل جدوجہد، والدین کی رہنمائی اور اساتذہ کی محنت کے سہارے یہ مقام حاصل کیا، جو کہ دیگر طلبہ خصوصاً طالبات کے لیے ایک قابل تقلید مثال بن چکا ہے۔ مقامی لوگوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میمونہ خاتون نے نہ صرف اپنے والدین کا سر فخر سے بلند کیا ہے بلکہ پورے کولہوی بازار اور مہراج گنج ضلع کا نام بھی روشن کیا ہے۔لوگوں کا کہنا تھا کہ ایسی بیٹیاں قوم کا سرمایہ ہوتی ہیں، جو اپنے کردار اور کامیابی سے معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اس موقع پر انس ویلفیئر ٹرسٹ کے ڈائریکٹر عبید الرحمن الحسینی نے خصوصی طور پر میمونہ خاتون کو مبارکباد پیش کی۔انہوں نے اپنے بیان میں کہا:"میمونہ خاتون کی کامیابی ہم سب کے لیے باعث خوشی اور فخر ہے۔انہوں نے ثابت کر دیا کہ اگر عزم مضبوط ہو تو کوئی بھی رکاوٹ کامیابی کی راہ میں حائل نہیں ہوسکتی۔ یہ کامیابی علاقے کی دیگر بیٹیوں کے لیے مشعل راہ ہے۔"انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ دور میں بیٹیوں کی تعلیم نہایت ضروری ہے اور والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کریں تاکہ وہ بھی معاشرے میں اپنا مثبت کردار ادا کرسکیں۔ انہوں نے اساتذہ کی محنت کو بھی سراہا اور کہا کہ اس کامیابی میں تعلیمی ادارے اور اساتذہ کا کردار بھی نہایت اہم ہے۔ تعلیمی حلقوں نے بھی میمونہ خاتون کی اس کامیابی کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسے باصلاحیت طلبہ و طالبات ہی ملک و قوم کا روشن مستقبل ہیں۔ اساتذہ کے مطابق میمونہ خاتون شروع ہی سے نہایت محنتی، بااخلاق اور سنجیدہ طالبہ رہی ہیں، جنہوں نے ہر امتحان میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اہلِ علاقہ، رشتہ داروں اور دوست احباب نے میمونہ خاتون کے گھر پہنچ کر انہیں مبارکباد دی اور ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔اس موقع پر خوشی کا ماحول دیکھنے کے قابل تھا، جہاں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں اور دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا۔آخر میں اہلِ علاقہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ میمونہ خاتون کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے اور وہ آئندہ بھی اسی طرح محنت اور لگن کے ساتھ تعلیم کے میدان میں آگے بڑھتی رہیں، تاکہ ملک و قوم کا نام روشن کرسکیں۔

اکولہ، ضلع بھر میں درجۂ حرارت تقریباً 45 ڈگری، جھلسا دینے والی دھوپ سے شہری پریشان

تیز دھوپ اور لُو کے باعث بڑے اور بچوں میں پانی کی کمی (ڈی ہائیڈریشن) کے کیسز میں اضافہ

اکولہ: 27/اپریل (ڈاکٹر ذاکر نعمانی):۔ ریاست مہاراشٹر کے مشہور گرم علاقوں میں شمار ہونے والے ودربھ خطے کے اکولہ ضلع میں گرمی نے شدت اختیار کر لی ہے۔حالیہ دنوں میں درجۂ حرارت 43 سے 46 ڈگری سیلسیس تک پہنچ گیا ہے، جس کے باعث عام زندگی متاثر ہو رہی ہے۔شدید دھوپ اور گرم ہواؤں (لُو) کے سبب شہریوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ماہرین کے مطابق زیادہ درجۂ حرارت کا براہِ راست اثر انسانی صحت پر پڑ رہا ہے۔اسپتالوں میں بخار، چکر آنا، کمزوری اور خاص طور پر ڈی ہائیڈریشن کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ بچوں اور بزرگوں کو خاص احتیاط کی ہدایت دی گئی ہے۔دوپہر کے وقت بازاروں میں سناٹا شدید گرمی کے باعث دوپہر کے اوقات میں بازاروں میں غیر معمولی خاموشی دیکھی جا رہی ہے۔لوگ بلا ضرورت گھروں سے باہر نکلنے سے گریز کر رہے ہیں۔گرمی کی شدت کے باعث سڑکوں پر آمد و رفت بھی کم ہوگئی ہے۔ایسی جھلسا دینے والی گرمی میں احتیاطی تدابیر اور ماہرین کی جانب سے ہدایات دی جا رہی ہے کہ ہلکی اور ٹھنڈی غذا استعمال کریں۔تلی ہوئی اور زیادہ مصالحے دار اشیاء سے پرہیز کریں۔پھل، سبزیاں اور پانی کی مقدار زیادہ رکھیں۔اور دھوپ میں باہر نہ نکلیں خاص طور پر دوپہر 12 سے 3 بجے کے درمیان گھر سے باہر نکلنے سے گریز کریں۔اگر ضروری ہو تو سر ڈھانپ کر نکلیں۔اسی طرح چہرے کی حفاظت کریں، دھوپ سے بچنے کے لیے سن اسکرین یا فیس کریم کا استعمال کریں تاکہ جلد متاثر نہ ہو۔ٹھنڈے پانی سے ہاتھ اور چہرہ دھوتے رہیں، جسم کے درجۂ حرارت کو متوازن رکھنے کے لیے وقفے وقفے سے ٹھنڈے پانی کا استعمال کریں۔پانی زیادہ پئیں، جسم میں پانی کی کمی نہ ہونے دیں۔دن بھر میں بار بار پانی، شربت یا لسی وغیرہ استعمال کریں۔موئسچرائزنگ کریم لگائیں، جلد کو خشک ہونے سے بچانے کے لیے مناسب کریم کا استعمال کریں۔ماہرین نے ماحول کو متوازن رکھنے کے لیے زیادہ سے زیادہ درخت لگانے پر زور دیا ہے، تاکہ درجۂ حرارت میں کمی لائی جا سکے۔ ہیٹ اسٹروک کی علامات: چکر آنا، متلی، تیز بخار، جسم میں درد، کمزوری، دل کی دھڑکن تیز ہونا، یہ سب ہیٹ اسٹروک کی نشانیاں ہیں۔ ایسی صورت میں فوری طبی امداد ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆

شعبہ اردو، ستیہ وتی کالج میں بین الکلیاتی ادبی مقابلوں کا انعقاد

لکھنؤ/ دہلی: ۲۷/اپریل (پریس ریلیز): دہلی یونیورسٹی کے ممتاز ادارے ستیہ وتی کالج کے شعبہ اردو کی ادبی تنظیم "بزم ادب" کے زیرِ اہتمام ایک پروقار بین الکلیاتی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس ادبی جشن میں دہلی کے مختلف کالجوں کے طلبہ نے مضمون نگاری اور غزل سرائی کے مقابلوں میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز صدر شعبہ اردو ڈاکٹر قمر الحسن کے کلیدی خطاب سے ہوا۔ انہوں نے تعلیمی اداروں میں ادبی سرگرمیوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ" ایسے مقابلے طلبہ کی تخلیقی اور فکری صلاحیتوں کو نکھارنے کا بہترین ذریعہ ہیں اور شعبہ اردو مستقبل میں بھی اس طرح کی علمی و ادبی نشستیں جاری رکھے گا۔"مضمون نگاری کے لیے "قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں مادری زبان کی اہمیت اور معنویت" جیسا فکر انگیز عنوان منتخب کیا گیا تھا۔اس مقابلے میں کل 15 طلبہ نے حصہ لیا جس میں اول ایشا فاطمہ اور نازیہ پروین (ستیہ وتی کالج) دوم سارا بیگ (دیال سنگھ کالج) سوم آسما (ذاکر حسین دہلی کالج) اور چہارم علما سیفی (ستیہ وتی کالج) نے حاصل کیے۔اس مقابلے میں جج کے فرائض ڈاکٹر فیاض عالم، ڈاکٹر محمد رکن الدین اور ڈاکٹر بشیر شاہین نے انجام دیے۔ پروگرام کا دوسرا مرحلہ غزل سرائی کا تھا جس میں شرکا کی خوش الحانی نے حاضرین کو مسحور کر دیا۔ غزل سرائی مقابلے میں اول اریبہ خانم (ستیہ وتی کالج) دوم زیبا (ذاکر حسین دہلی کالج) سوم ونام (شعبہ ہندی، ستیہ وتی کالج) اور حوصلہ افزائی انعام ثنا (ستیہ وتی کالج) نے حاصل کیے۔غزل سرائی کے مقابلے میں ڈاکٹر قمر الحسن، ڈاکٹر فخر عالم اور ڈاکٹر افسانہ حیات نے منصفانہ فرائض انجام دیے۔تقریب میں ذاکر حسین دہلی کالج، دیال سنگھ کالج اور دہلی یونیورسٹی کے دیگر کالجوں کے طلبہ نے بھرپور شرکت کی۔نظامت کے فرائض رفیق طلحہ، اریبہ خانم، عنہا اور علما سیفی نے بحسن و خوبی نبھائے۔آخر میں کامیاب طلبہ میں اسناد اور انعامات تقسیم کیے گئے۔ ڈاکٹر افسانہ حیات نے تمام مہمانوں اور شرکا کا شکریہ ادا کیا، جب کہ بزم ادب کے صدر عفان پٹھان، نائب صدر اقرا سیفی، سکریٹری نازیہ پروین، جوائنٹ سیکرٹری عالیہ ناز اور خزانچی اقرا رحمان نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیے۔

آئی این ایس سدرشنی کالا پالماس، کینیری جزائر پر بندرگاہ کا دورہ اختتام پذیر

نئی دہلی۔27/اپریل۔ایم این این۔بھارتی بحریہ کے سیل ٹریننگ جہاز، آئی این ایس سدرشنی نے 26 اپریل 2026، کولاس پالماس، کینیری جزائر میں ایک تاریخی تین روزہ بندرگاہ کا اپنا دورہ مکمل کیا، جو اس کی لوکایان 26 ٹرانس اوشینک مہم میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ہسپانوی جزائر کے دورے سے سمندری سفارت کاری اور پیشہ ورانہ مشغولیت کے لیے ایک اہم موقع فراہم ہوا۔کمانڈنگ آفیسر آئی این ایس سدرشنی نے کینیری جزائر کی بحری کمان کے سربراہ آر اے ڈی ایم سینٹیا گو ڈی کولساڑو بنیا سے ملاقات کی۔تبادلے میں دوطرفہ تعلقات کو مستحکم کرنے اور دونوں بحری افواج کے درمیان گہری شراکت داری پر روشنی ڈالی گئی۔پورٹ کال کے دوران، جہاز دیکھنے والوں کے لیے کھلا تھا، جس میں مقامی برادری اور بھارتی تارکین وطن کی بڑی تعداد شامل تھی۔ بھارت کی قابل فخر سمندری سفری میراث کی نمائش کرتے ہوئے، مہمانوں کو جہاز کا ایک گائیڈڈ ٹور فراہم کیا گیا، جس میں سمندری سفر کے انمول تجربات اور سمندر کے پار دوستانہ تعلقات کا اظہار کیا گیا۔آئی این ایس سدرشنی اب اپنی اگلی منزل-منڈیلو، کیپ وردے کی طرف بڑھ رہا ہے، جو بحر اوقیانوس کے پار جانے سے پہلے آخری افریقی اسٹاپ اوور ہوگا۔مغربی ایشیا، بحیرہ روم، یوروپ اور افریقہ کی بحری افواج کے ساتھ سات پورٹ کالز اور سمندری مصروفیات مکمل کرنے کے بعد، یہ سفر تمام ممالک میں دوستی اور باہمی اعتماد کے پل بنانے کے بھارتی بحریہ کے عزم کی علامت ہے۔

پاتور، شاہ بابو جونیئر کالج کے طلبہ کا مستحسن اقدام: پرندوں کے لیے کیا پانی کا انتظام

اکولہ: ۲۷/اپریل (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) شہر میں بڑھتی ہوئی گرمی اور دھوپ کے پیش نظر شاہ بابو جونیئر کالج پاتور ضلع آکولہ کے یازدہم کے طلبہ نے علم ماحولیات کے امتحان کے موقع پر ایک قابل تحسین قدم اٹھاتے ہوئے پرندوں کے لیے پانی کے برتن (pots) جمع کیے اور مقامی سرکاری اداروں جیسے پولس اسٹیشن، تحصیل آفس، مختلف بینکس۔ دفتر بلدیہ، شاپنگ کمپلیکس اور عوام میں تقسیم کیے۔اس مہم کا مقصد شدید گرمی میں پیاس سے نڈھال پرندوں کو پانی فراہم کرنا اور عوام میں شعور بیدار کرنا ہے۔سوسائٹی کے سکریٹری سید اسحاق راہی نے اس اقدام کی ستائش کرتے ہوئے عوام سے بھی اس کار خیر میں حصہ لینے کی اپیل کی۔اس پروجیکٹ کو کامیاب بنانے کیلئے پرنسپل مجیب اللہ خان کی رہنمائی میں نائب پرنسپل احسان الرحمن، سہیل آفاق، سید فرحان، سید شعیب ناصر، ضمیر پٹھان، محمد زبیر اور تمام اساتذہ نے تعاون کیا۔

ہندوستان میں مسلمان: چیلنجز، امید اور مستقبل

انشا وارثی، فرانکوفون اور جرنلزم اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ۔

ہندوستان ہمیشہ سے اپنے تنوع کے لیے جانا جاتا ہے، جہاں مختلف مذاہب، ثقافتیں اور برادریاں ایک ساتھ مل جل کر رہتی ہیں۔ان میں مسلمانوں کا شمار سب سے بڑے اقلیتی گروہوں میں ہوتا ہے۔تاہم، ان کی سماجی و معاشی حالت کئی برسوں سے تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے ایک اہم کاوش سچر کمیٹی رپورٹ کے ذریعے کی گئی تھی، جو آج بھی ایک اہم حوالے کا درجہ رکھتی ہے۔

آئیے، سچر کمیٹی کی جانب سے اجاگر کیے گئے مسلم کمیونٹی کو درپیش چیلنجز پر آسان الفاظ میں بات کرتے ہیں۔2005 میں قائم کی گئی سچر کمیٹی نے اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ بہت سے مسلمان بچے اسکول کی تعلیم ادھوری چھوڑ دیتے ہیں۔مسلمانوں میں شرحِ خواندگی قومی اوسط سے کم تھی اور اعلیٰ تعلیم تک پہنچنے والے طلبہ کی تعداد بہت ہی کم تھی۔ایک ایسے بچے کا تصور کریں جسے اپنے خاندان کی کفالت کے لیے وقت سے پہلے اسکول چھوڑنا پڑے۔یہ کل بھی ایک تلخ حقیقت تھی اور آج بھی ہے۔تعلیم کے بغیر مواقع محدود ہو جاتے ہیں اور محرومی کا یہ چکر یونہی چلتا رہتا ہے۔مسلمانوں میں شرحِ خواندگی کی کمی کے باعث یہ دیکھا گیا کہ وہ زیادہ تر غیر رسمی شعبوں میں کام کر رہے ہیں، جیسے کہ چھوٹی دکانیں، ورکشاپس اور دیہاڑی مزدوری وغیرہ۔اگر چہ یہ کام سخت محنت اور مہارت مانگتے ہیں، لیکن ان میں اکثر استحکام یا طویل مدتی ترقی کی گنجائش نہیں ہوتی۔ ساتھ ہی، اسی وجہ سے سرکاری ملازمتوں اور منظم شعبوں (Formal Sectors) میں ان کی نمائندگی کافی کم تھی۔اس عدم توازن نے برادری کے لیے معاشی طور پر آگے بڑھنا مزید مشکل بنا دیا۔رپورٹ میں اس بات کی نشاندہی بھی کی گئی کہ مالیاتی آگاہی کی کمی کے باعث مسلمانوں کی رسائی مالی سہولیات تک کم تھی۔بہت سے چھوٹے کاروباری حضرات اپنے کام کو محض اس لیے پھیلانے میں ناکام رہے کیونکہ وہ دستیاب مالیاتی خدمات اور سہولیات سے ناواقف تھے۔کئی ایسے علاقے جہاں مسلمان آباد تھے، وہاں انہیں دیگر متعدد مسائل کا سامنا تھا جیسے کہ صفائی ستھرائی کے ناقص انتظامات، صحت کی سہولیات کی کمی اور کمزور بنیادی ڈھانچہ وغیرہ۔ان تمام عوامل نے مل کر وہ صورتحال پیدا کی جسے رپورٹ میں ترقیاتی خلیج کا نام دیا گیا ہے۔سچر کمیٹی کی سفارشات کے بعد، حکومت نے ان خلیجوں کو پُر کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے۔ایک بڑا قدم وزارتِ اقلیتی امور کو مستحکم کرنا تھا، جو اقلیتوں کے لیے فلاحی اسکیمیں تیار کرنے اور انہیں نافذ کرنے والا مرکزی ادارہ بن گیا۔یہ اسکیمیں بنیادی طور پر تعلیم، ہنر مندی، مالی امداد اور بنیادی ڈھانچے کی بہتری پر توجہ مرکوز کرتی ہیں۔

کمیونٹی میں شرحِ خواندگی بڑھانے کے مقصد سے، وزارت نے جاری اسکالرشپ اسکیموں میں اضافہ کیا تاکہ ضرورت مند خاندانوں تک ان کی رسائی اور دستیابی کو یقینی بنایا جاسکے۔اسکول چھوڑنے کے رجحان اور اعلیٰ تعلیم میں کم شرکت جیسے مسائل کے حل کے لیے پری میٹرک اسکالرشپ، پوسٹ میٹرک اسکالرشپ اور میرٹ کم مینز اسکالرشپ جیسی مختلف اسکیمیں وضع کی گئیں، تاکہ بنیادی تعلیم کے ساتھ ساتھ پیشہ ورانہ اور ٹیکنیکی کورسز کے اخراجات کا احاطہ کیا جاسکے۔اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے کہ تعلیم کا مقصد روزگار کا حصول ہونا چاہیے، حکومت نے ہنر مندی کے فروغ کے کئی پروگرام شروع کیے، جیسے کہ نئی منزل اسکیم (جو تعلیم اور فنی تربیت کا مجموعہ ہے، خاص طور پر مدرسے کے طلبہ کے لیے) اور سیکھو اور کماؤ (جس کا مقصد نوجوانوں کو روزگار کے لیے ضروری مہارتیں سکھانا اور انہیں ملازمت کے مواقع فراہم کرنا ہے) وغیرہ۔ان پروگراموں کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ نوجوان نہ صرف تعلیم یافتہ ہوں، بلکہ ان میں وہ مہارتیں بھی ہوں جو انہیں روزگار کے قابل بنا سکیں۔

غیر منظم شعبے اور چھوٹے کاروباروں کو مالی امداد کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے سرکاری ادارہ نیشنل مائنارٹیز ڈویلپمنٹ اینڈ فنانس کارپوریشن (NMDFC) خود روزگاری اور کاروبار (انٹرپرینیورشپ) کے لیے کم شرحِ سود پر قرضے فراہم کرتا ہے، کیونکہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد چھوٹے کاروبار اور خود روزگاری پر منحصر ہے۔مسلم اکثریتی علاقوں میں ہمہ جہت ترقی فراہم کرنے کے مقصد سے حکومت نے پردھان منتری جن وکاس کاریہ کرم جیسی اسکیمیں متعارف کرائیں، جن کی توجہ اقلیتی آبادی والے علاقوں میں تعلیمی، طبی، بنیادی ڈھانچے اور رہائشی سہولیات کو بہتر بنانے پر مرکوز ہے۔یہ اسکیم خاص طور پر بنیادی ڈھانچے کی کمی اور ابتر طرزِ زندگی جیسے مسائل کو حل کرتی ہے جن کی نشاندہی سچر کمیٹی کی رپورٹ میں کی گئی تھی۔خواتین کو بااختیار بنانے پر خصوصی توجہ دی گئی ہے، جس پر نئی روشنی اسکیم کے تحت زور دیا گیا ہے تاکہ اقلیتی خواتین میں قائدانہ صلاحیتوں کو فروغ دیا جاسکے۔خواتین کی یہ خودمختاری خاندانوں اور معاشرے پر گہرے اور ہمہ گیر اثرات (Multiplier effect) مرتب کرتی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ان اسکیموں نے مثبت تبدیلی پیدا کی ہے کیونکہ اب زیادہ طلبہ وظائف حاصل کر رہے ہیں، ہنر مندی کی تربیت کے مواقع بڑھے ہیں اور تعلیم کے حوالے سے شعور بیدار ہو رہا ہے۔تاہم، اگر چہ نیت نیک اور ارادہ مضبوط ہے، لیکن ان اسکیموں کے عملی نفاذ (Execution) میں مزید بہتری کی ضرورت ہے۔یہ سمجھنا ضروری ہے کہ موجودہ صورتحال صرف کسی ایک عنصر کا نتیجہ نہیں ہے، بلکہ یہ تاریخی محرومیوں، معاشی حالات اور سماجی چیلنجز کا مجموعہ ہے۔ساتھ ہی، ایسی کئی مثبت مثالیں بھی موجود ہیں جہاں اقلیتی طلبہ امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کر رہے ہیں، کاروباری افراد کامیاب بزنس کھڑے کر رہے ہیں اور نوجوان سول سروسز اور دیگر پیشہ ورانہ شعبوں میں قدم رکھ رہے ہیں۔یہ مثالیں ثابت کرتی ہیں کہ تبدیلی ممکن ہے۔چنانچہ، حقیقی اور پائیدار بہتری لانے کے لیے ایک مشترکہ کوشش کی ضرورت ہے جس میں توجہ اعلیٰ اور پیشہ ورانہ تعلیم، تربیتی پروگراموں کو روزگار کی حقیقی منڈیوں سے جوڑنے، سرکاری اسکیموں کے بارے میں معلومات عام کرنے اور مختلف برادریوں کے درمیان اعتماد اور تعاون کو فروغ دینے پر ہونی چاہیے۔مقصد صرف ترقی نہیں بلکہ 'شمولیاتی ترقی※' ہے، جہاں ہر شہری کو یہ احساس ہو کہ اسے کامیاب ہونے کے یکساں اور منصفانہ مواقع میسر ہیں۔

مودی حکومت نے کشمیر میں بنیادی ڈھانچے پر زور دیا، دیہی خوشحالی پر توجہ مرکوز کی: شیوراج سنگھ چوہان

سرینگر۔27/اپریل۔ایم این این۔جموں و کشمیر کے ترقیاتی سفر میں کل ایک اہم سنگ میل طے ہونے والا ہے، جہاں زراعت اور کسانوں کی بہبود اور دیہی ترقی کے مرکزی وزیر جناب شیوراج سنگھ چوہان ایس کے آئی سی سی، سری نگر میں ایک خصوصی پروگرام میں پردھان منتری گرام سڑک یوجنا (پی ایم جی ایس وائی)-IV، بیچ-II کا آغاز کریں گے۔ اس تقریب میں جموں و کشمیر کے وزیر اعلی جناب عمر عبداللہ، نائب وزیر اعلی جناب سریندر کمار چودھری اور دیگر معززین بھی شرکت کریں گے، جو اسے نہ صرف ایک انتظامی موقع بنائے گا بلکہ ترقی کے لیے اجتماعی عزم کی علامت کا ایک بڑا عوامی پلیٹ فارم بنائے گا۔سال 2000 سے پی ایم جی ایس وائی کے تحت جموں و کشمیر میں 3328 سڑکوں کی تعمیر ہو چکی ہے، جس سے 257 پلوں کے ساتھ 19851 کلومیٹر کا روڈ نیٹ ورک قائم ہوا ہے۔اس پیش رفت سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے پی ایم جی ایس وائی-IV، بیچ-II میں 3550 کروڑ روپے کی پروجیکٹ لاگت سے 1600 کلومیٹر کا احاطہ کرنے والی 330 نئی سڑکوں کی تعمیر کے ساتھ ترقی کو مزید تیز کیا جائے گا، جس سے پورے خطے میں 363 بستیوں کو فائدہ پہنچے گا۔مرکزی وزیر جناب شیوراج سنگھ چوہان نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں یہ پہل محض اعلانات سے آگے بڑھنے اور زمینی سطح پر ٹھوس ترقی فراہم کرنے کے حکومت کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اس بات کو یقینی بنانے پر توجہ مرکوز کی جا رہی ہے کہ سڑکیں، خدمات اور دیگر سہولیات دور دراز کے دیہاتوں تک بھی پہنچیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو جموں و کشمیر کو قومی ترقی کے مرکزی دھارے سے مزید مربوط کرنے کے لیے ایک کلیدی محرک کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔مرکزی وزیر 28 اپریل کو صبح 11 بجے شروع ہونے والے اس پروگرام میں پی ایم جی ایس وائی IV، بیچ II کے لیے منظوری کا خط بھی وزیر اعلی کے حوالے کریں گے۔ اس کے علاوہ، ڈی اے وائی-این آر ایل ایم کے تحت منظوری جاری کی جائے گی، جس سے جموں و کشمیر میں لکھپتی دیدی※ بنانے کے مرکز کے عزم کی تصدیق ہوگی۔ وزیر موصوف کا یہ دورہ ایک وسیع تر توجہ کی عکاسی کرتا ہے جو سڑک کی تعمیر سے بڑھ کر دیہی اقتصادی ترقی، خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس اور سماجی بااختیاری پر توجہ شامل ہے۔ فی الحال تقریباً 96000 سیلف ہیلپ گروپ، 7500 دیہی تنظیمیں، اور 650 کلسٹر لیول فیڈریشن جموں و کشمیر میں دیہی ذریعہ معاش کے ماحولیاتی نظام کو فعال طور پر مضبوط کر رہے ہیں۔ہزاروں کمیونٹی ریسورس پرسنز کی کوششوں کے ساتھ ساتھ ہنر مندی کے فروغ، انٹرپرینیور شپ اور خواتین کی زیر قیادت اقدامات سے دیہی برادریوں میں اعتماد کے نئے ماحول اور آمدنی میں اضافے کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

نتن گڈکری نے نیشنل ہائی وے پروجیکٹوں کا جائزہ لیا

نئی دہلی۔27/اپریل۔ایم این این۔سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کے مرکزی وزیر جناب نتن گڈکری نے میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعے موصول ہونے والے تاثرات پر عمل کرتے ہوئے کرناٹک اور کیرالہ میں قومی شاہراہ کے پروجیکٹوں کے معیار اور دیکھ بھال کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔جائزہ میٹنگ نئی دہلی میں ہرش ملہوترا اور شری اجے ٹمٹا کے ساتھ منعقد ہوئی۔میٹنگ کے دوران، نتن گڈکری نے کرناٹک میں قومی شاہراہوں کے 7926 کلومیٹر اور کیرالہ میں 61 قومی شاہراہوں کے پروجیکٹوں میں 1513 کلومیٹر کے معیار اور دیکھ بھال کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔نتن گڈکری نے کاموں کی بروقت تکمیل، معیار کے سخت معیارات پر عمل پیرا ہونے اور ہائی وے کے پائیدار اور موثر انفراسٹرکچر کو یقینی بنانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کو اپنانے کی اہمیت پر زور دیا۔انہوں نے زمینی کاموں کو تیز کرنے، معیار کی نگرانی کے نظام کو مضبوط بنانے، اور اثاثوں کی لمبی عمر کو بڑھانے، سواری کے معیار کو بہتر بنانے اور اہم شاہراہوں پر بغیر کسی رکاوٹ کے رابطے کو یقینی بنانے کے لیے جدید تعمیراتی طریقوں کو اپنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔مرکزی وزیر نے عہدیداروں کو مانسون سیزن سے قبل پوری تیاری کو یقینی بنانے کی سخت ہدایات جاری کیں۔انہوں نے سڑک کی حفاظت، ساختی استحکام، اور ہائی وے نیٹ ورک پر ٹریفک کی بلاتعطل نقل و حرکت کو برقرار رکھنے کے لیے حفاظتی اقدامات اور مضبوط رسپانس سسٹم کی اہمیت کو اجاگر کیا۔جناب نتن گڈکری نے حکام کو مانسون سیزن کے لیے پیشگی منصوبہ بندی کرنے کی بھی ہدایت دی۔

رفاہ گلوبل بزنس دبئی، متحدہ عرب امارات میں عالمی بزنس نیٹ ورکنگ تقریب کا

سید موسی کلیم الفلاحی، ایم این سلمان، زکریا احمد اور دیگر عالمی کاروباری شخصیات کی شرکت

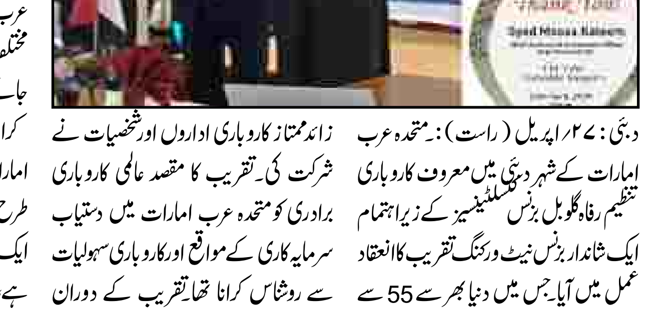

دبئی: ۲۷/اپریل (راست): متحدہ عرب امارات کے شہر دبئی میں معروف کاروباری تنظیم رفاہ گلوبل بزنس کنسلٹینسیز کے زیر اہتمام ایک شاندار بزنس نیٹ ورکنگ تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔جس میں دنیا بھر سے 55 سے زائد ممتاز کاروباری اداروں اور شخصیات نے شرکت کی۔تقریب کا مقصد عالمی کاروباری برادری کو متحدہ عرب امارات میں دستیاب سرمایہ کاری کے مواقع اور کاروباری سہولیات سے روشناس کرانا تھا۔تقریب کے دوران مختلف شعبہ جات میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات کو اعزازات سے نوازا گیا۔ ہندوستانی نژاد حیدرآبادی شہری حافظ سید موسیٰ کلیم فلاحی، چیف بزنس اینڈ انویسٹمنٹ آفیسر سراج فنانس، جناب ایم این سلمان، سی ای او العرش۔زکریا احمد، فاؤنڈر۔اینڈ سی ای او۔ پی کیو آئی کنسلٹنسی دبئی نے خصوصی خطاب کیا۔سید موسیٰ کلیم الفلاحی نے اپنے خطاب میں متحدہ عرب امارات میں بزنس اور سرمایہ کاری کے مختلف مواقع اور حکومت کی جانب سے مہیا کی جانے والی مختلف سہولیات سے شرکا کو روشناس کرایا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ متحدہ عرب امارات مین حکومت کی پالیسیز اور قوانین کس طرح مختلف شعبہ جات مین کاروبار کے لیے ایک محفوظ، مستحکم اور سازگار ماحول فراہم کر رہا ہے، جہاں جدید پالیسیوں اور سہولیات کے ذریعے کاروبار کو فروغ دیا جا رہا ہے۔اس موقع پر رفاہ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی جانب سے فراہم کی جانے والی خدمات پر بھی روشنی ڈالی گئی۔تقریب کے اختتام پر صدر، رفاہ گلوبل بزنس کنسلٹینسیز، یو اے ای۔عرفان کوڈا نے اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ ایسے پلیٹ فارمز کاروباری روابط کو فروغ دیتے ہیں اور بین الاقوامی سطح پر نئی شراکت داریوں کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ جس کے تحت ادارہ اسٹریٹیجک پلاننگ، مارکیٹ انٹیلیجنس اور مالیاتی رسک مینجمنٹ سمیت جدید مشاورتی سہولیات فراہم کرکے کاروباریوں کو پائیدار ترقی کی راہ پر گامزن کر رہا ہے، جبکہ ڈیٹا پر مبنی بزنس ماڈلنگ، مسابقتی تجزیہ اور مالیاتی حکمت عملیوں کے ذریعے اداروں کو عالمی سطح پر وسعت دینے میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

تپوون اور مراٹھواڑہ ایکسپریس میں مستقل اضافی ڈبوں کا اعلان

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) مسافروں کی بڑھتی ہوئی بھیڑ کو مدنظر رکھتے ہوئے اور سفر کو مزید سہل بنانے کے مقصد سے جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن نے دو اہم ٹرینوں میں مستقل طور پر اضافی جنرل کوچز (GS) شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ریلوے حکام کے مطابق اب ان ٹرینوں میں 2/ اضافی جنرل ڈبے جوڑے جائیں گے،جس کے بعد ٹرین کی مجموعی کوچز کی تعداد **18 سے بڑھا کر 20** کردی جائے گی۔ تفصیلات درج ذیل ہیں: 1) تپوون ایکسپریس(17618/17617)

ہجور صاحب ناندیڑ چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس ہجور صاحب ناندیڑ**

* ہجور صاحب ناندیڑ سے اطلاق کی تاریخ: **29اپریل2026**

* چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس سے اطلاق کی تاریخ:**30اپریل2026** * اس ٹرین میں 2 اضافی جنرل کوچز شامل کیے جائیں گے۔

2) مراٹھواڑا ایکسپریس (17688/17687)دھرما آباد ممناڈ دھرما آباد سے اطلاق کی تاریخ: ** 28 اپریل2026**

ممناڈ سے اطلاق کی تاریخ: ** 28 اپریل 2026۔اس ٹرین میں بھی 2 اضافی جنرل کوچز شامل کیے جائیں گے۔

ریلوے انتظامیہ کے مطابق اس مستقل اضافے سے مسافروں کو زیادہ نشستیں دستیاب ہوں گی اور سفر پہلے کے مقابلے میں زیادہ آرام دہ اور سہل ہو جائے گا۔مسافروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس نئی سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

جماعت اسلامی ہند ناندیڑ کے زیر اہتمام
عمائدینِ شہر کا مشاورتی اجلاس

ناندیڑ:26اپریل (راست) بروز اتوار آفس جماعت اسلامی ہند ناندیڑ کے زیر اہتمام عمایدین شہر کا ایک اہم مشاورتی اجلاس منعقد ہوا جس میں شہر کے ممتاز سماجی، تعلیمی، سیاسی اور علمی شخصیات نے شرکت کی۔اجلاس کا آغاز جناب محمد عبدالحکیم صاحب کی تلاوتِ قرآنِ مجید وترجمہ سے ہوا، بعدازاں مہمانانِ خصوصی اور تمام شرکاء نے اپنا تعارف پیش کیا۔افتتاحی کلمات جناب لئیق احمد خان صاحب (مرکزی سیکرٹری) نے پیش کیے۔انہوں نے اجلاس کے بنیادی اغراض ومقاصد واضح کیے اور شرکاء کی آزادانہ رائے ومشوروں کے لیے ہاؤس کو اوپن کیا۔اس اوپن ہاوس کی نظامت جناب الطاف حسین صاحب سیکریٹری ملی و مکی امور جماعت اسلامی ہند ناندیڑ نے کیشہر کے علماء کرام تعلیم، معیشت، قانون اور سے تعلق رکھنے والے باصلاحیت افراد نے ملت اور معاشرے کی مضبوطی کے لیے مفید تجاویز پیش کیں اور ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔اس موقع پر جناب سید ضمیر الدین قادری صاحب (معاون امیر حلقہ) نے رہنما افکار وتبصرہ پیش کیا۔جناب الیاس خان فلاحی (امیر حلقہ، جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر) نے اپنے خطاب میں ملت کے اجتماعی مسائل اور ان کے حل کے لیے عملی اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔بعد ازاں محترم ملک معتصم خان صاحب (نائب امیر، جماعت اسلامی ہند) نے صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے مشاورتی عمل کے تسلسل اور زمینی سطح پر اقدامات کو وقت کی ضرورت قرار دیا۔اجلاس کے آخر میں جناب عبدالغفار چودھری صاحب (ناظم ضلع ناندیڑ) نے شرکاء کی رائیں اور تجاویز سامنے رکھتے ہوئے قابلِ عمل نکات کو قرارداد کی شکل میں پیش کیا، جنہیں شرکاء نے متفقہ طور پر منظور کیا۔اس اجلاس میں تقریباً 70 معروف شخصیات مرد وخواتین نے شرکت فرمائی۔۔

عازمین حج کے لیے اضافی ریلوے کوچز کی مانگ

ریزرویشن کنفرم کرنے کا خادم حجاج ٹرسٹ ناندیڑ کا مطالبہ

ناندیڑ۔28اپریل (حیدر علی): ناندیڑ ضلع سے اس سال 600 سے زائد افراد حج کی سعادت حاصل کریں گے ان میں سے 300 سے زائد عازمین ممبئی ایئرپورٹ سے روانہ ہوں گے عازمین کی ناندیڑ سے بڑی تعداد 6 اور 7 مئی کو ناندیڑ سے ممبئی کے لیے روانہ ہوگی۔ان عازمین نے ناندیڑ سے ممبئی کے لیے ریلوے ریزرویشن کروایا ہے،لیکن ان کے ٹکٹ ویٹنگ لسٹ میں ہیں۔اسی مسئلے کے حل کے لیے خادم حجاج ٹرسٹ کے ایک وفد نے آج ناندیڑ کے ڈی آر ایم سے ملاقات کی اور انہیں ایک میمورنڈم پیش کیا۔اس میں کہا گیا کہ 6 اور 7 مئی کو ناندیڑ سے روانہ ہونے والی نندی گرام، دیوگیری اور راجیہ رانی ایکسپریس میں سلیپر کلاس کے اضافی ڈبے لگائے جائیں اور اسپیشل کوٹہ کے تحت عازمین کے ٹکٹ کنفرم کیے جائیں۔ساتھ ہی یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ ناندیڑ ریلوے اسٹیشن پر عازمین کی روانگی کے موقع پر سیکیورٹی اور دیگر سہولتیں دی جائیں تاکہ کسی کو پریشانی نہ ہو۔اس وفد میں خادم حجاج ٹرسٹ کے صدر عقیل احمد قندہاری، نائب صدر نوید اقبال، محمد ظہیر الدین سر، شیخ معین، محمد اختر، اقبال سر اور حیدر علی شامل تھے۔

دھنے گاوں میں 37 سالہ نوجوان کا قتل

ناندیڑ ضلع میں مختلف جرائم کے معاملات درج، ملزمان گرفتار

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ کے مختلف علاقوں میں قتل، جانوروں کے تحفظ قانون کی خلاف ورزی، سڑک حادثہ اور غیر قانونی شراب فروخت کے الگ الگ معاملات درج کیے گئے ہیں۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے کئی ملزمان کو گرفتار کرلیا ہے جبکہ مزید تفتیش جاری ہے۔

1) قتل کا واقعہ ناندیڑ دیہی: 25 اپریل تامسا:26اپریل2026 کو صبح 9:30 بجے وانواڑی (حدگاؤں) کے قریب پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ولاس گنپت دوارے (48 سال) کو بغیر لائسنس دیسی شراب فروخت کرتے ہوئے گرفتار کیا۔اس کے قبضے سے تقریباً 6180 روپے* مالیت کی شراب ضبط کی گئی۔

(ب) مدکھیڑ:اسی دن دوپہر 12:30 بجے درگہ نگر (مدکھیڑ) میں پولیس نے یشودا بائی ماروتی چوہان (63 سال) کو غیر قانونی شراب فروخت کے الزام میں گرفتار کیا۔اس کے پاس سے تقریباً 3280 روپے مالیت کی دیسی شراب برآمد ہوئی۔پولیس کے مطابق تمام معاملات میں مقدمات درج کر کے تفتیش جاری ہے اور جرائم کے خلاف سخت کارروائی آئندہ بھی جاری رکھی جائے گی۔

'آپریشن یاتری سرکشا' کے تحت نشہ دے کر چوری کرنے والی مفرور خاتون سکندرآباد سے گرفتار، نقد رقم اور زیورات ضبط

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن میں ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF) کی CIB یونٹ اور گورنمنٹ ریلوے پولیس (GRP) ناندیڑ نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے 'آپریشن یاتری سرکشا' کے تحت ایک مفرور خاتون ملزمہ کو گرفتار کرلیا، جو مسافروں کو نشہ دے کر لوٹنے میں ملوث تھی۔ یہ گرفتاری 26 اپریل 2026 کو سکندرآباد ریلوے اسٹیشن پر عمل میں آئی۔پولیس کے مطابق ملزمہ کے قبضے سے 1 لاکھ 40 ہزار 860 روپے نقد رقم،سونے کے زیورات، ایک موبائل فون اور دیگر اشیاء ضبط کی گئیں۔

یہ معاملہ GRP چھترپتی سمبھاجی نگر میں **کیس نمبر 128/2026** کے تحت درج کیا گیا تھا،جس میں **BNS-2023 کی دفعات 123 اور 305(C)** شامل ہیں۔واردات 5 اور 6 اپریل 2026 کے درمیان ٹرین نمبر 17205 ایکسپریس کے خواتین ڈبے میں CPSN سے پربھنی کے درمیان پیش آئی تھی، جہاں ایک خاتون مسافر کو نشہ دے کر تقریباً ** 50 گرام سونے کے زیورات (تقریباً 5.2 لاکھ روپے مالیت)** لوٹ لیے گئے تھے۔واقعے کی اطلاع ملتے ہی CIB/RPF ناندیڑ نے فوری تحقیقات شروع کیں اور متاثرہ خاتون سے ملزمہ کی شناخت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ بعد ازاں ٹرین کے **CCTV فوٹیج** کی جانچ کی گئی، جس میں ایک مشتبہ خاتون نظر آئی۔متاثرہ خاتون نے تصویر دیکھ کر ملزمہ کی شناخت کی تصدیق کی۔ملزمہ کی تلاش کے لیے اس کی تصویر بھساول، پونے، ممبئی، ناندیڑ اور سولاپور سمیت مختلف ریلوے ڈویژنز کو بھیجی گئی اور متعلقہ GRP تھانوں سے رابطہ قائم کیا گیا۔25 اپریل 2026 کو ملزمہ کا موبائل لوکیشن سکندرآباد میں ٹریس ہوا، جس کے بعد فوری طور پر RPF سکندرآباد کو اطلاع دی گئی۔اسی شام RPF سکندرآباد نے مشتبہ خاتون کو حراست میں لے کر GRP کے حوالے کیا۔ بعدازاں ناندیڑ کی ٹیم سکندرآباد پہنچی اور قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد ملزمہ کو ناندیڑ منتقل کر دیا گیا، جہاں مزید تفتیش کے لیے اسے GRP LCB چھترپتی سمبھاجی نگر کے حوالے کیا گیا۔

ضبط شدہ اشیاء: **نقد رقم: 1 لاکھ 40 ہزار 860 موبائل فون: نوکیا (بلیک اینڈ وائٹ) * سونے کے کان اور گلے کے زیورات (قیمت کا تعین باقی) * آدھار کارڈ، گولیاں اور دیگر ادویات۔ پولیس کے مطابق ملزمہ کو ** 27 اپریل 2026** کو معزز JMFC عدالت، چھترپتی سمبھاجی نگر میں پیش کیا جائے گا اور مزید تفتیش کے لیے پولیس ریمانڈ (PCR) کی درخواست کی جائے گی۔اس کامیاب کارروائی سے RPF اور GRP کے درمیان بہترین تال میل کا مظاہرہ ہوا ہے اور ریلوے انتظامیہ نے ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ مسافروں کی حفاظت اس کی اولین ترجیح ہے۔

ذہنی صحت جائزہ بورڈ کے لیے غیر سرکاری اراکین سے درخواستیں طلب

درخواست جمع کرنے کی آخری تاریخ جمعہ تک مقرر

بورڈ میں لاتور، ناندیڑ، بیڑ اور دھاراشیو اضلاع شامل

لاتور (ورق تازہ نیوز): حکومتِ مہاراشٹر کی جانب سے قائم کیے جانے والے ذہنی صحت جائزہ بورڈ میں غیر سرکاری اراکین (Non-Official Members) کی تقرری کے لیے خواہشمند افراد سے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔دلچسپی رکھنے والے امیدوار اپنے تمام متعلقہ دستاویزات کے ساتھ درخواست ** دفتر: ڈپٹی ڈائریکٹر، ہیلتھ سروسز، ہیلتھ کمپلیکس، دوسری منزل، نئے ضلع کلکٹر آفس کے قریب، لاتور** میں ذاتی طور پر جمع کرا سکتے ہیں۔اس کے علاوہ درخواستیں ای میل کے ذریعے بھی ارسال کی جاسکتی ہیں: □ ddhslatur2008yahoo.com[(mailto:ddhslatur2008yahoo.com(

□ ddhsest12rediffmail.com[(mailto:ddhsest12rediffmail.com(

درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ ** یکم مئی 2026 شام 6:15 بجے ** تک مقرر کی گئی ہے۔

مزید معلومات کے لیے سرکاری ویب سائٹ

□ https//:nhm.maharashtra.gov.in[(https//:nhm.maharashtra.gov.in(

پر وزٹ کیا جاسکتا ہے۔لاتور کے قائم مقام ڈپٹی ڈائریکٹر صحت ڈاکٹر سنجے ڈھے گے نے زیادہ سے زیادہ اہل اور دلچسپی رکھنے والے افراد سے درخواست دینے کی اپیل کی ہے۔واضح رہے کہ ریاستی حکومت نے ریاست بھر میں 16 مقامات پر ذہنی صحت جائزہ بورڈ قائم کرنے کی منظوری دی ہے۔لاتور ڈویژن کے تحت لاتور ذہنی صحت جائزہ بورڈ میں ** لاتور اور ناندیڑ ** جبکہ بیڑ ذہنی صحت جائزہ بورڈ میں بیڑ اور دھاراشیو اضلاع کو شامل کیا گیا ہے۔

ناندیڑ ڈویژن کو ناگرسول سے اگرتلہ پیاز کی ترسیل سے 20.27 لاکھ روپے کی آمد

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن نے پارسل کاروبار میں ایک اہم کامیابی حاصل کی ہے۔ ناگرسول ریلوے اسٹیشن سے اگرتلہ تک بڑی مقدار میں پیاز کی ترسیل پارسل وین (VPU) کے ذریعے کامیابی کے ساتھ انجام دی گئی۔اس مہم کے تحت 26 اپریل 2026 کو پارسل وین میں پیاز لوڈ کر کے ناگرسول سے اگرتلہ روانہ کیا گیا، جس سے ریلوے کو مجموعی طور پر **20 لاکھ 27 ہزار 78 روپے** کی آمدنی حاصل ہوئی۔ریلوے حکام کے مطابق یہ کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ طویل فاصلے تک زرعی مصنوعات کی ترسیل کے لیے تاجروں کا اعتماد ریلوے پر بڑھ رہا ہے۔پارسل اسپیشل کے ذریعے پیاز کی کامیاب لوڈنگ ناندیڑ ڈویژن کی ان کوششوں کا نتیجہ ہے، جن کے تحت تاجروں اور کسانوں کو ریلوے سہولیات کے مؤثر استعمال کی ترغیب دی جارہی ہے۔ریلوے انتظامیہ نے کہا ہے کہ وہ مستقبل میں بھی **موثر، کم خرچ اور قابلِ اعتماد لاجسٹک سہولیات** فراہم کرنے کے لیے پُرعزم ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ تاجر اور کاروباری حضرات مال برداری کے لیے ریلوے کا استعمال کریں۔

ناندیڑ ریلوے ڈویژن میں خصوصی ٹکٹ چیکنگ مہم

4.65 لاکھ روپے کے جرمانہ کی وصولی

ناندیڑ: 26اپریل :(ورق تازہ نیوز) جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن میں بغیر ٹکٹ اور غیر قانونی سفر کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے 23 اپریل 2026 کو ایک خصوصی ٹکٹ چیکنگ مہم چلائی گئی، جس کے دوران ریلوے کو **4 لاکھ 65 ہزار 695 روپے کا ریونیو حاصل ہوا۔ یہ مہم صبح 5 بجے سے رات 8 بجے تک جاری رہی اور اس کا مقصد ریلوے سفر کے قوانین پر عمل درآمد کو یقینی بنانا اور بغیر ٹکٹ سفر پر روک لگانا تھا۔ یہ کارروائی ڈویژنل کمرشل منیجر بی۔ رتیش **(IRTS) کی رہنمائی میں انجام دی گئی، جس میں 29 ٹکٹ چیکنگ عملہ شامل تھا اور مجموعی طور پر 31 ٹرینوں کی جانچ کی گئی۔تفصیلی چیکنگ کے دوران 746 معاملات سامنے آئے، جن میں بغیر ٹکٹ سفر، غیر باقاعدہ سفر اور بغیر بکنگ سامان شامل تھا: * بغیر ٹکٹ سفر (TWT):** 616 معاملات * کرایہ: 2,62,665□ * جرمانہ: 1,56,350□ ** * غیر باقاعدہ سفر (IRT):** 56 معاملات * کرایہ 20,630□ : * جرمانہ 15,000□ : ** * بغیر بکنگ سامان (UBL):** 74 معاملات * رقم 11,050□ :

ریلوے حکام نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ درست ٹکٹ کے ساتھ سفر کریں اور ریلوے قوانین کی پابندی کریں تاکہ سفر محفوظ اور آسان بنایا جا سکے۔حکام کے مطابق بغیر ٹکٹ سفر کے خاتمے اور ریلوے ریونیو کے تحفظ کے لیے آئندہ بھی ایسی خصوصی چیکنگ مہمات مسلسل جاری رکھی جائیں گی۔

طلبہ میں پانی کی کمی پوری کرنے کے لیے 'واٹر بیل' مہم، شاندار ردِعمل

ناندیڑ: طلبہ کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکولوں میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے مقصد سے شروع کی گئی **'واٹر بیل' (پانی پینے کی گھنٹی)** مہم کو طلبہ کی جانب سے زبردست ردِعمل ملا ہے۔ریاستی محکمہ تعلیم نے اس سے قبل ایک حکم نامہ جاری کرتے ہوئے تمام اسکولوں میں روزانہ تین مرتبہ پانی پینے کے لیے گھنٹی بجانے کی ہدایت دی تھی، تاکہ طلبہ مناسب مقدار میں پانی پی سکیں۔ یہ منفرد تصور اصل میں کیرالہ کی ایک اسکول سے شروع ہوا تھا، جسے بعد میں پورے کیرالہ میں نافذ کیا گیا اور اس کے مثبت نتائج سامنے آئے۔اسی کامیابی کو دیکھتے ہوئے مہاراشٹر میں بھی اس مہم کو نافذ کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔اگرچہ ابتدائی طور پر حکم نامہ جاری کیا گیا، لیکن مؤثر عمل درآمد نہیں ہو سکا۔

این سی پی کی کور کمیٹی کا اجلاس جلد متوقع

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے ریاستی صدر اور سینئر لیڈر سنیل تٹکرے نے کہا ہے کہ مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے آئندہ انتخابات کے لیے پارٹی کے اندر جوش وخروش پایا جارہا ہے اور اب تک تقریباً 70 سے 75 امیدواروں نے اپنی دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ امیدواروں کے انتخاب کے حوالے سے پارٹی کی کور کمیٹی کا اجلاس بہت جلد منعقد ہوگا جس میں تمام ناموں پر غور وخوض کے بعد حتمی فیصلہ لیا جائے گا۔سنیل تٹکرے نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ ریاست کے مختلف حصوں، بشمول مشرقی ودربھ، مغربی ودربھ، مراٹھواڑہ، شمالی مہاراشٹر، کوکن، ممبئی اور مغربی مہاراشٹر سے تعلق رکھنے والے پارٹی کے مضبوط کارکنوں نے انتخابات لڑنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نہ صرف مختلف جغرافیائی علاقوں بلکہ پارٹی کے مختلف سیلز جیسے اقلیتی سیل، سماجی انصاف سیل اور او بی سی سیل کے عہدیداروں نے بھی اپنی درخواستیں جمع کرائی ہیں جنہوں نے طویل عرصے سے تنظیم کے لیے خدمات انجام دی ہیں۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

پرنٹر' پبلیشر' پروپرائٹر محمد تقی نے اسماعیل مارکیٹ' چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے عقب عیدروسیہ مسجد' بھوئی گلی' پربھنی 431401 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد تقی۔

Printed,Published & Owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and Published at behind Aedrusia Masjid,Bhoi Galli,Parbhani. 431401. Editor:Mohammad Taqui-

POSTAL RGN.NO.NND/13/2024-2026

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in